

اغراض و مقاصد

۱۔ توحید و سنت کی اشاعت کرنا، بدعات و رسوم سے پاک  
سلف و صالحین کے طریق پر اسلام پیش کرنا،  
۲۔ تنظیم المجاہدین کے اغراض و مقاصد کی وسیع طور پر اشاعت کرنا،  
۳۔ ادق علمی مسائل کو آسان پیرایہ میں واضح کرنا،  
۴۔ تمام قومی و ملی ضروریات پر مسلمانوں کو متوجہ کرنا،  
۵۔ مخالفین اسلام کا بطریق احسن جواب دینا،  
۶۔ اتفاق بین المسلمین کے لئے بہترین تجاویز پیش کرنا،  
۷۔ سیاسیات حاضرہ پر مفید تبصرہ کرنا،

فوائد و مضبوط

۱۔ خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھیے۔  
۲۔ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ضروری ہے۔  
۳۔ اگر کسی وجہ سے پرچہ نہ ملے تو تاسرے اشاعت سے ایک  
منہجہ اطلاع آنے پر پرچہ ارسال کیا جاتا ہے۔  
۴۔ مئی آرڈر کرتے وقت فارم کے کوپن پر اپنا نام و پتہ و  
نمبر خریداری مکمل و خوشخط لکھیں۔ (امینجہ)



حافظ عبدالستار میرٹوی (مولوی فضل)

حضرت صدیقؓ کی شان میں حضرت حسانؓ کے اشعار

(ترجمہ از عارف صدیقی)

اذا تدكرت شجوا من اخي ثقة  
فاذكرا خاك ابا بكر بما فعلا

اے دل جب تجھے کسی دوست صادق کا سرخ یا آسے تو تو اپنے بھائی ابو بکرؓ کو ان کے انفعال کی وجہ سے یاد کر!

خير البرية اتقاها واعد لها  
بعد النبي واولها كما حصل

ان کے کاموں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بعد النبیؐ خیر الخلق اور افعال اور احوال الناس اور ہندو پیمان کے بڑا ہی پورا کر نبیؐ تھے

والتالى التالى المحمود مشهده

اور وہ خاتونیں دینیہ کے ساتھ کے ملازمہ کے (منشیہ کے) پردہ میں اور ان کی مجلس قابلِ تعریف ہے اور

اے مذہبی مسلمان ہیں کہ جن لوگوں کے رسولوں کی تصدیق کی ان میں وہ سب سے اول ہیں۔

ضروری تصحیح

"تبلیغ المحدث" کی گزشتہ اشاعت میں مکہ پر جمعیت المحدث کے اجلاس مشارت کی پلارڈ میں ایک دو الفاظ چھوٹ گئے ہیں ناظرین تصحیح کریں۔ صفحہ ۲۱ کالم ۲ نیچے سے سطر ۱۵ میں "زاید خرچ کرنے کی مجاز ہوگی" کی بجائے "زاید خرچ کرنے کی منظور ہوگی" جناب امیر صاحب مجاز ہوگی" ہے۔" (ناظم جمعیت)

آفتاب برقی پریس امرتسر میں باقی تمام حافظ عبد اللہ امرتسر ہی پرنٹر و پبلشر جس کے یہ پرنٹ ضلع انبالہ سے شائع ہوا

فہرست مضامین

۱۔ حضرت صدیقِ اکبرؓ کی شان میں حضرت حسانؓ کے اشعار ص ۱  
۲۔ اعلا و کائنات کی پادشاه میں حضور رحمتہ العالمینؐ پر کفار  
کے مظالم اور آپؐ کا عظیم الشان صبر و استقلال (۴) ص ۲  
۳۔ "تین ظلم المحدث کا" فتح منبر ص ۳  
۴۔ کیا ہندو اہل کتاب ہیں اور ان کی عورتوں کے ساتھ  
نکاح درست ہے؟ ص ۳  
۵۔ الاستغفار: مسجد میں قبر کا کیا حکم ہے؟ ص ۴  
۶۔ چوپایہ سے بد فعلی کرنے پر ایک شاہد ہو تو اس کا کیا حکم ہے ص ۵  
۷۔ ہجوری پارٹی کے مزاحیوں کا کیا حکم ہے؟ ص ۵  
۸۔ کیا نکاح میں سات سالہ لڑکے کا ایجاب قبول باپ کی  
موجودگی میں صحیح ہے؟ ص ۵  
۹۔ نکاح پر نکاح اور اس کی سزا ص ۵  
۱۰۔ کیا بیس سال کا دم و بیش مدت کے لئے فی بیگہ مرد کے  
کی زمین فی بیگہ چار دہے پر یعنی درست ہے؟ ص ۵  
۱۱۔ نظائر اوصاف ص ۵  
۱۲۔ اولاد کی صحیح تربیت سے مسلمانوں کی بے اعتنائی (۶) ص ۸  
۱۳۔ کتنا غلط یہ حرف بھی مشہور ہو گیا ص ۱۰  
۱۴۔ ایک ڈرین کی ہولناک تباہی ص ۱۰  
۱۵۔ اخبار و حوادث ص ۱۰



# اعلام کلمہ اللہ کی پاداش میں حرمہ للعلما میں کفار کے مظالم

اور  
سرور کائنات کے فقیہ المثال صبر استقلال کا روح پرور نظارہ  
(از ابو سلیم ندیم محمد عارف صدیقی امرتسری)

(۴)

جاتے اور وہاں چپ کر نماز ادا کرتے تھے، اتفاقاً ایک دفعہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ یا سریرہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ، جناب اور سعد بن زید رضی اللہ عنہ ایک گھاٹی میں نماز پڑھ رہے تھے کہ کچھ

ناظرین گزشتہ اشاعتوں میں ان کمزور ضعیف مسلمانوں کے حالات ملاحظہ کر چکے ہیں، جو محض خداوند قدوس کی واحدیت اور رسول کریم کی رسالت پر ایمان لانے کے باعث کفار و مشرکین کے

کے ہولناک اور خوفناک مظالم کا شکار ہوئے اور ایک لمحہ کے لئے ایک ایچ قراط مستقیم سے پیچھے نہ ہٹے بلکہ اور زیادہ الو العزم و راسخ الاعتقاد اور ہمیم قلب ہو کر فائز المرام ہو گئے اور یہ ضرب المثال ابدالاً بآدمک قائم کر گئے کہ وہ انسان جو ایک دفعہ حلقہ بگوش اسلام ہو گیا، پھر نہ ٹکے نہ کہ دنیا کی کسی طاقت سے مرعوب ہو کر اسلام سے خوف ہو جائے بلکہ اتہاد و آزمائش اور مصائب و نوائب کا طوفان اس کے سینہ ایمان کے لئے بارواں کی حیثیت رکھتا ہے اور مرنی و کا سیالی کے ساحل سے ہمکنار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ ان بہادر و مستقل مزاج برگزیدہ انسانوں کے دل و دماغ پر جنہوں نے شجر اسلام کو اپنے پاکیزہ خون سے سنبھالے شمار رحمتیں نازل فرمائے اور قوم کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق اترانی کرے آمین

## ”تنظیم المحدثات“ کل حج نمبر

”تنظیم المحدثات“ کل حج نمبر گزشتہ ”حجاز نمبر“ کی طرح نہایت اہتمام آداب و تاب اور بلند پایہ مضامین سے آراستہ و مزین ہو کر غنیمت شائع ہو گا۔ انشاء اللہ العزیز۔ جن عظیم الشان خالص، اسلامی عزائم و مقاصد کی بنیاد پر ”حج نمبر“ کا اجراء عمل میں لایا جا رہا ہے وہ ہر لحاظ سے نہایت اہم، وسیع اور عالمگیر ہیں، مثلاً مستطیع مسلمانوں کو حج بیت اللہ شریف کے لئے مستعد اور خدمت حرمین شریفین کے لئے آمادہ کرنا، فرائض حج کی اصل غرض و غایت سے روشناس کرنا، حکومت سعودیہ سے اشتراک عمل کے لئے مدعو کرنا، حج کے ضروری احکام و سناسک سے آگاہ کرنا، حکومت حجاز مقدس کی مالی و جسمانی خدمت پر ہر مسلمان کو متوجہ کرنا، حجاج کی ضروریات اور ان کی مشکلات کو نگہداشت کرنا اور ان کے اندفاع کے لئے حکومت ہند اور حج کمیٹی وغیرہ کو متوجہ کرنا، مخالفین حج اور معاندین حکومت حجاز کے اعتراضات کا بطریق احسن جواب دینا۔ وغیرہ وغیرہ

اس کے علاوہ ”حج نمبر“ میں حضرت مدبر کی ان تمام ملاقاتوں کا مفصل بیان ہو گا جو آپ نے اس سال اپنے قیام مکہ میں حضرت جلالتہ الملک ابن سعود اور دیگر عمال حکومت حجاز سے کی ہیں۔ انشاء اللہ العزیز

الحق اس بات پر کہ حضرت نے اپنی تحریرات و مضامین جلد از جلد ارسال فرما دیں۔ (تاجک مدبر)

الافسوس! اور اسے پیغمبر اپنے قریب کے رشتہ داروں کو خدایا خدا سے ڈراؤ! نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکلے اور کوہ صفا پر چڑھ کر ایک عام آواز دی، جس سے وہاں کے تمام باشندے جمع ہو گئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک قیدی سے فرمایا کہ اے بنی نضال! اے بنی فہر! اے بنی عبد مناف! اے بنی عبد المطلب! اے سب حضرت کے

پاس آ گئے، تو فرمایا، اگر میں تمہیں یہ خبر دوں کہ اس پہاڑ کے دامن میں کچھ سوار تم پر چڑھ آئیں گے تو کیا تم میرے اس کہنے کو یاد کرو گے؟ سب نے کہا کہ بیشک ہم آپ کی بات پر یقین کر لیں گے کیونکہ ہم نے آپ کو کبھی جھوٹ بولتے نہیں سنا، تب حضرت نے فرمایا کہ میں تم سے کہتا ہوں کہ ایک دفعہ نہایت سخت فذاب آنے والا ہے، اس سے دوڑو یعنی جو کوئی میرا کہنا نہ مانے گا اور شکر کرنے سے باز نہیں آئے گا وہ قیامت کے دن سخت عذاب میں مبتلا ہو گا! ابولہب نے یہ سنا کہ کیا تم اجڑ جاؤ کیا تم نے میں صرف اس لئے اکٹھا

کیا تھا، یہ کہہ کر اٹھ کھڑا گیا، اس پر یہ سورہ نازل ہوئی۔ تب بت دیا ابی لہب و تب، ما اغنی عنک مالہ و ما کسب، سیمعی نارا اذات لہب و امر انہ یحمالہ الحطب، فی جیدہا جیل من مد۔ ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ اجڑ گیا، نہ تو اس کا مال ہی اس کے کچھ کام آیا اور نہ اس کی کائی سے ہی اسے کچھ فائدہ حاصل ہوا وہ غنیمت و فخر کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جائے گا اور اس کے ساتھ اس کی جود بھی جو (فساد برپا کرنے کے واسطے) لکڑیاں (آگ میں ڈالنے کے لئے) اٹھائے پھرتی ہے، اس کی گردن میں بھی قیامت کے دن بہنواں رستی ہوگی)

ابولہب کے اٹھ کھڑے جانے کے بعد تمام گروہ منتشر ہو گیا اور کفار و مشرکین نے مظالم پر اور زیادہ کمر باندھ لی۔ (باقی باقی)

مشرکین (جو ہمیشہ مسلمانوں کے درپے آزار دہستے تھے) وہاں آئے جہاں میں ابوسفیان بن حرب اور اخنس بن شریح وغیرہ تھے، مسلمانوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر برا فرماتے ہوئے۔ اور مغلوب انصاف ہو کر ان کو سب و شتم اور طعن و تشنیع کرنے لگے، آخر ایسے مزاحم ہوئے کہ دست و گریبان ہونے کی نوبت پہنچ گئی، سعد بن زید نے اوٹ کے جبر سے کی ہڈی اٹھا کر ایک مشرک کے ماری جس سے اس کے جسم سے خون نکل آیا، کہتے ہیں کہ ایک قول کی رو سے اسلام میں سب سے اول یہی خونریزی ہوئی ہے۔

رسول اللہ کا کوہ صفا پر اہلیان مکہ کو جمع کرنا  
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب آیت وَاَنْذِرْ عَشِیرَتَکَ

آج کی ملاقات میں ہم حضور نبی اسلام صلیہ السلام (فدہ) رومی کی کتاب حیات کے اس باب کو حوالہ دیکھ کر کہتے ہیں، جس میں سورہ قلم نے اعادہ کلمہ اللہ کی پاداش میں کفار و مشرکین کے مظالم کو کمال صبر و استقلال سے برداشت کیا۔ اور حرف اُن زبان پر نازل ہے۔

علامہ دعوت اسلام کا حکم اور مظالم کی ابتداء  
جب رب العزت نے حضرت بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ جس امر کا آپ کو حکم دیا ہے آپ اسے علی الاعلان بیان کیا کریں اس سے تین سال پیشتر جب کہ آپ خلعت نبوت سے مستحضر و سرخوار ہوئے، آپ ان ہی لوگوں کو دعوت اسلام دیتے تھے جن پر آپ کو اعتبار ہوتا تھا اور اسی وجہ سے جب آپ کے اصحاب نماز کا ارادہ کرتے تو پہاڑوں کی گھاٹیوں اور غاروں میں



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انتظامیہ

مہینہ (۳۱)

۱۴ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ

جلد (۶)

# کیا ہندو اہل کتاب ہیں اُن کی عورتوں

سے نکاح درست ہے؟

اس میں وفاق کی نزاع اور اس کا فیصلہ

زید پہلے ہندو مذہب کا پابند تھا، لیکن اب کچھ عرصہ سے  
حلقہ بگوش اسلام ہو گیا ہے، جو نوجوان ہے اور نکاح کی ضرورت  
رکھتا ہے مگر جو مسلمان غنی ہیں وہ اس کو رشتہ بوجہ غربت نہیں  
دیتے اور جو مسلمان غریب ہیں ان کی لڑکیوں سے زید نکاح  
نہیں کرنا چاہتا۔

زید جب ہندو مذہب میں تھا تو اس کا رشتہ ایک نوجوان  
شریف خاندان کی لڑکی انٹرنس تک تعلیم یافتہ لڑکی کے ساتھ  
ہوا ہوا تھا۔ ابھی شادی نہیں ہوئی تھی وہ اب زید کے ساتھ شادی  
کرنے پر رضامند ہے مگر اسلام لانے سے اعراض کرتی ہے اور اسلام  
پر اعتراض کرتی ہے۔ کیا ایسی صورت میں زید اپنی پہلی منسوبہ سے  
جو ہندو مذہب میں ہے شادی کر سکتا ہے؟ اگر کر سکتا ہے تو کیا  
شادی کی رسم اسلامی طریق سے ہونی چاہیے یعنی نکاح ہونا چاہیے  
یا کہ ہندوانی رسم (پھیرے وغیرہ) سے؟

اب اس کے متعلق یہاں کے لوگوں کے دو قسم کے خیالات  
مندرجہ ذیل ہیں، آپ مہربانی فرما کر اس کے متعلق بموجب حکم قرآن  
و حدیث فیصلہ فرمادیں کہ کونسی قسم کے لوگ حق پر ہیں۔

(۱) وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ  
اہل کتاب کی عورتیں مسلمانوں پر حلال ہیں جیسا کہ سورہ مائدہ  
میں ہے وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الذِّیْنَ اَوْتُوا الْکِتَابَ (الایہ) اور  
دوسری جگہ قرآن شریف میں ہے وَلِیْکُمْ قُوْهُمُ حَآد۔ مژوری بات  
ہے کہ ہندوستان میں بھی کوئی نہ کوئی نبی علیہ السلام مبعوث  
ہوا جو اس کے ہندو لوگ بھی اہل کتاب میں شامل ہیں اور ہندو  
عورتیں مسلمان مردوں پر حلال ہیں۔

(۲) وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ قرآن شریف میں ہے وَلَا

تَنْکِحُوا الْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی یُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ (الایہ) کیونکہ اہل کتاب مشرک  
ہیں یعنی بعض عیسائی لوگ حضرت عیسیٰؑ کو خدا اور ان کی  
والدہ کو خدا اور خدا کو خدا مانتے ہیں، بعض حضرت عیسیٰؑ کو  
خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔ اور یہودی لوگ حضرت عزیر علیہ السلام کو  
خدا کا بیٹا مانتے ہیں اس لئے عیسائی اور یہودی مسلمان  
مردوں پر حلال نہیں جب تک کہ وہ اسلام میں داخل نہ ہوں۔  
اور ہندو لوگ اول تو مشرک ہیں، دوسرے نہ وہ اہل کتاب میں  
داخل ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں ہے قُلْ یَا اَهْلَ الْکِتَابِ  
لَسْتُ عَلٰی شَیْءٍ حَتّٰی یَقِیْمَ التَّوْرَةَ وَالْاِنْجِلَ۔ یعنی اہل کتاب  
سے مراد یہودی اور عیسائی ہیں اس لئے ہندو عورتیں بھی  
مسلمان مردوں پر حلال نہیں ہو سکتیں، جب تک وہ اسلام  
میں داخل نہ ہوں۔ بینوا آج جس وا

مؤیدانہ عرض ہے کہ اس کا جواب بلدا از جلد ارسال فرما کر  
مشکور فرمادیں فقط

(المرسل محمد اکرم خاں ناظر اسٹنٹ سکریٹری انجمن اہل حدیث  
توپ خانہ روڈ۔ پٹنالا)

## جواب

دونوں کے خیالات صحیح نہیں۔ مہر اول اس لئے کہ اگر  
دیکھ تو وہ عہد کی بنا پر ہندوؤں کو اہل کتاب کہا جاسکے تو  
مشرکین کہ بھی اہل کتاب میں داخل ہو سکتے ہیں، خاص کر جب  
ان کا دعویٰ ملت ابراہیمی کا تھا اور ابراہیم علیہ السلام پر محبت  
نازل ہوئے، قرآن مجید میں ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اِبْرٰہِیْمَ رَحِیْمٍ۔  
پس وہ ہندوؤں کی نسبت اہل کتاب ہونے کے زیادہ اہل ہیں  
حالانکہ وہ بالاتفاق اہل کتاب میں داخل نہیں، اسی بنا پر

جب آیہ کریمہ وَلَا تَنْکِحُوا الْمُشْرِکِیْنَ اَلْکُفٰرِ اَوْ کَافِرُوْنَ کُوْنُوْا  
میں نہ رکھو) نازل ہوئی تو حضرت عمرؓ نے دو عورتوں کو چھوڑ دیا  
قریشہ بنت ابی اسید اور آمنہ بنت عمرو بن حزل۔ اول الذکر  
کو معاویہ بن ابی سفیان نے نکاح کر لیا۔ اور ثانی الذکر ابوجہم بن  
حذیفہ نے اور یہ دونوں اس وقت مشرک تھے اور ظہیر بن عبد اللہ  
نے بھی ایک عورت چھوڑ دی جس کا نام اروی بنت ربیعہ ہے۔  
اس کو خالد بن سعید بن عاص نے نکاح کر لیا۔ ملا خطہ جو ابن کثیر  
جلد ۹ صفحہ ۲۵۲ وغیرہ۔

اس سے صاف معلوم ہوا کہ دیکھ تو وہ عہد کی بنا پر مہر  
ایک کو اہل کتاب نہیں کہہ سکتے۔

نمبر ۲ اس لئے صحیح نہیں کہ یہود نصاریٰ سے بالاتفاق اہل  
کتاب ہیں، خواہ عیسیٰ علیہ السلام اور عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا  
کہیں یا نہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نصاریٰ بحران  
آئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خدا کے بیٹا ہونے پر بحث کی  
چنانچہ تفسیر خازن وغیرہ میں سورہ آل عمران کے شروع میں  
نکد کر ہے۔ اور یہود مدینہ بھی عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے مگر بلوچ  
اس کے ان دونوں کو اہل کتاب کے ساتھ خطاب کیا گیا ہے چنانچہ  
آیہ کریمہ قُلْ یَا اَهْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ (الایہ) نصاریٰ بحران  
اور یہود مدینہ ہی کے حق میں آتری ہے ملاحظہ ہو تفسیر خازن وغیرہ۔  
اور تہر قتل روم کے بادشاہ کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے یہ آیت لکھی تھی۔ حالانکہ وہ بھی عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت کا  
قائل تھا، تفسیر ابن کثیر جلد ۹ صفحہ ۲ میں زیر آیہ کریمہ وَالْمُحْصَنَاتُ  
الْاَکْثَرُ حضرت عمرؓ کا خط ہرقل کے نام نقل کیا ہے، جس میں  
ہے الفاظ ہیں:-

رَاٰتِیَ اللّٰہَ وَلَا تَخْذُ عِیْسٰی اِنْھَا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ یعنی خدا  
سے ڈر اور عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کے سوا معبود نہ پکڑو۔

غرض کسی وصف کا پایا جاتا ہے اور اس کا بنظر لہذا ہم  
کے ہو کر اس سے موسوم ہونا چاہتے اور ہے، اہل کتاب میں مشرک  
کا وصف پایا جاتا ہے لیکن اس سے موسوم نہیں ہوتے۔

اور اگر بالفرض ہم مان لیں کہ اہل کتاب کو بھی قرآن مجید میں  
مشرک کے نفا سے موسوم کیا گیا ہے تو اس صورت میں بھی اہل کتاب  
عورتیں وَلَا تَنْکِحُوا الْمُشْرِکِیْنَ کے تحت نہیں آسکتیں کیونکہ دوسری  
آیت (دال محصنات من المؤمنات والمحصنات من الذین  
اوتوا الکتاب من قبلکم) ان کا حکم آگیا ہے کہ وہ ہمارے لئے  
حلال ہیں پس وہ وَلَا تَنْکِحُوا الْمُشْرِکِیْنَ کے حکم سے خارج ہو گئیں،  
اس کی مثال ایسی ہے جیسے قرآن مجید میں ہے وَالذِّیْنَ  
یَتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ  
وَعَشْرًا یعنی جن عورتوں کے خاوند فوت ہو جاتے ہیں ان کی عدت  
چار ماہ دس دن ہے۔

بظاہر یہ حکم عام ہے مگر جس والیاں اس میں داخل نہیں۔  
کیونکہ ان کا حکم دوسری آیت (واولات الاحصال) اجاہل ان



یہ صنف اچالہوں میں مذکور ہے یعنی حمل والیوں کی قدرت وضع حمل ہے۔ اور قرآن مجید میں ہے۔ کل نفس ذائق الموت ہر نفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے اور خدا تعالیٰ اپنی ذات کو بھی نفس کہتا ہے چنانچہ ارشاد ہے و یحذر کہ اللہ نفسہ خدا نہیں اپنے نفس سے ڈرتا ہے۔ تو آیت کل نفس ذائق الموت سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ خدا بھی اس کے تحت ہے، حالانکہ خدا اس کے تحت نہیں کیونکہ دوسری آیت میں ہے کل شیء حائل الا وجہہ ٹھیک اسی درجہ و لائن کو انشکاف کو سمجھ لینا چاہیے۔ کہ اہل کتاب عورتیں اس میں داخل نہیں کیونکہ ان کا حکم دوسری آیت میں مذکور ہے۔

نتیجہ اس ساری بحث کا یہ ہے کہ نہ نمبر اول کا قول صحیح ہے نہ  
نمبر کا بلکہ صحیح یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ اہل کتاب ہیں اور ان کی عورتیں  
حلال ہیں اور مسندونہ اہل کتاب ہیں اور نہ ان کی عورتیں حلال ہیں۔  
نمبر اس لئے صحیح نہیں کہ اس نمبر میں یہود و نصاریٰ کی  
عورتوں کی حلت کے لئے ان کے اسلام میں داخل ہونے کی شرط  
لگائی گئی ہے حالانکہ یہ قرآن مجید کے صریح خلاف ہے۔ قرآن مجید  
میں ہے:-

طعام الذين اوتوا الكتاب حل لكم وطعامكم حل  
لهم والمحصنات من المؤمنات والمحصنات من  
الذين اوتوا الكتاب من قبلكم (٧)

یعنی "اہل کتاب کا ذبیحہ تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا  
اہل کتاب کے لئے اور ایمان والیاں اسیل عورتیں بھی تمہارے  
لئے حلال ہیں اور اہل کتاب کی اسیل عورتیں بھی تمہارے لئے  
حلال ہیں"

اس آیت میں ایمان والی عورتوں کی حلت الگ بیان کی ہے اور اہل کتاب عورتوں کی الگ، اگر اہل کتاب عورتوں کی بھی ایمان شرط ہو تو پھر وہ ایمان والی عورتوں میں آگئیں ان کے الگ بیان کرنے کے کیا معنی؟ پھر ذیچہ بھی اہل کتاب کا اس آیت میں صلاں کیا ہے تو کیا اس میں بھی ایمان شرط ہے؟ بالکل نہیں، بس اسی طرح اہل کتاب کی عورتوں کو منجمد لینا چاہیے۔

یہی بات کہ یہود و نصاریٰ عیسیٰ علیہ السلام اور عمر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں (جیسے آیت کہ یہود قاتل اسہود خنزیر ابن اللہ و قاتل النصاری المسیح ابن اللہ میں ہے) تو وہ مشرک ہوئے اور مشرک عورت سے نکاح درست نہیں، اچانچہ ارشاد خداوندی ہے وَلَا تَتَّبِعُوا الشِّرْكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان کے مشرک ہونے میں کچھ شبہ نہیں، مگر قرآنی اصطلاح میں عوامان کو مشرک کے لفظ سے نہیں پکارا جاتا۔ اور مشرک کے لفظ سے ان کے غیر مراد ہوتے ہیں۔ سورہ بقرہ میں ہے۔ وَلَا تَقْعُدُوا عَنْ اٰمْرِ الْفَصْلِ لِلّٰهِ غِيَرًا مَّا تَفْعَلُوْنَ (اور اس امر کے متعلق غیروں کو جس کی وجہ سے تم نے اہل کتاب کو مشرک کہا ہے، وہ غیروں کی وجہ سے نہیں ہے، بلکہ تم نے اہل کتاب کو مشرک کہا ہے، مگر تم نے اس امر کو نہیں دیکھا کہ اہل کتاب کو مشرک کہنا صحیح ہے یا نہیں)۔

سورہ آل عمران میں ہے۔ ولتسمعن من الذين اوتوا الكتاب  
من قبلكم ومن الذين اشرکوا۔ سورہ مائدہ میں ہے۔ لتجد  
اشد الناس عداوة للذين امنوا اليهود والذين اشرکوا  
ولتجدن اقربهم مودة للذين امنوا الذين قالوا انا نصارى  
سورہ آل عمران میں ہے۔ براۃ من الله ورسوله الى الذين عاهدتم  
من المشركين فسيكونوا في الارض اربعة اشخاص۔  
اس قسم کی بہت آیات ہیں، جن میں اہل کتاب کو مشرک  
کے نقطہ میں داخل نہیں کیا جاتا، لایا عام اصطلاح قرآن کی بھی  
ہے کہ مشرک کے نقطہ سے غیر مراد ہوتے ہیں۔

بس اسی طرح آپہ کریمہ دلائل کو المشرکات میں سمجھ لینا چاہیئے۔  
 خلاصہ یہ کہ کسی کے اندر کوئی وصف پائی جائے تو اس سے  
 یہ لازم نہیں آتا کہ اس وصف سے وہ پکارا جائے۔ دیکھئے شیر گندہ و ہری  
 یعنی اس کے مزہ سے سخت بُلاؤ آتی ہے مگر عموماً اس کو ایسے الفاظ  
 سے ذکر کرتے ہیں جن سے اس کی شجاعت و بہادری ٹپکے اُٹھ جاتی  
 ہے اس کا ذکر نہیں کیا جاتا کیونکہ شجاعت والی وصف اس کی غالب  
 آئینی ہے۔ لیکن اسی طرح اہل کتاب کے حق میں اہل کتاب یا یہود و  
 نصاریٰ ہونے کی وصف غالب آئینی ہے اور ان کے غیر کے حق میں مشرک  
 ہونے کی اس لئے ہر ایک اپنی غالب وصف سے پکارا جاتا ہے الاما شاء اللہ

(بدیں)

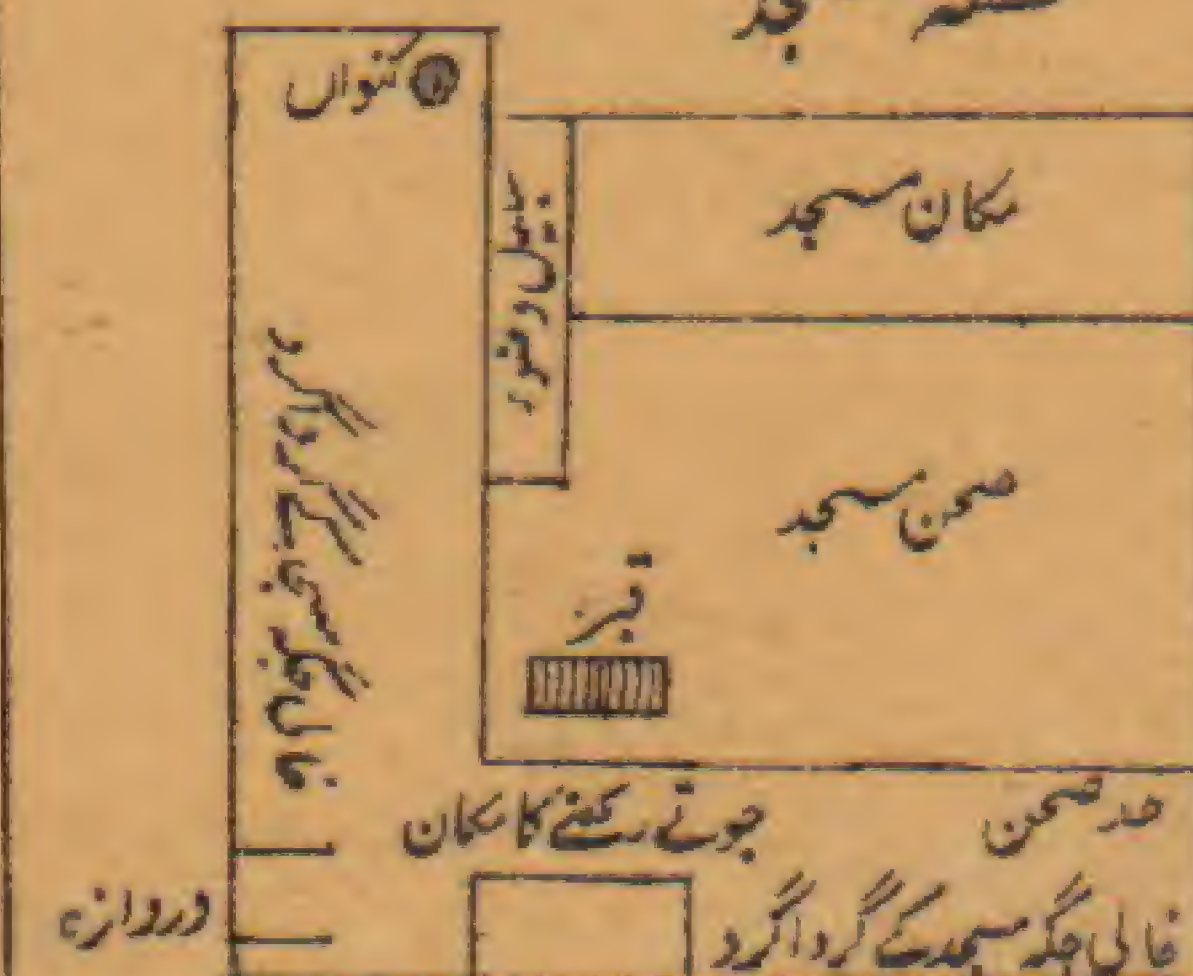
الاستفتاء  
مسجد میں قبر کا کیا حکم ہے؟

مندرجہ ذیل نقشہ جس مسجد کا دکھایا گیا ہے اس میں نہ  
پڑنے کا کیا حکم ہے ؟

مسجد پہلے سے موجود تھی انتشارِ اہل حق سے امام مسجد مولوی  
عبداللہ صاحب کا انتقال ہو گیا تو بعض لوگوں نے اسے مسجد میں  
دفن کرنے پر زور دیا مگر نمبردار اور بعض دوسرے لوگ اس کے خلاف  
تھے مگر زبردستی قبر بنا دی گئی بہت مدت کے بعد بارش کی وجہ سے  
قبر زمین میں دھس گئی تو پھر اس قبر کو اکھاڑ کر از سر نو میت کے  
کرنٹنگ کو غسل وغیرہ دے کر دوبارہ قبر کی اور کچی اینٹ ملا کر ابتدا  
بالدلائل اس میں نماز پڑھنے کا حکم تحریر فرما دیکئے۔

چونکہ تحصیل اداکارہ نمائندگی

نقشه مسجد



الجواب

حدیث میں ہے۔ صلواتی بونکھرو لا تجعلوا حاقبہ ساعی  
اپنے گھروں میں نماز پڑھو۔ اور ان کو قبرس نہ بناؤ۔ اس حدیث  
کا مطلب ہے کہ اگر گھروں میں نماز نہ پڑھو گے تو وہ قبروں کے

حکم میں ہو جائیں گے۔ کیونکہ قبروں میں نماز نہیں پڑھی جاتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ قبریں اور مسجدیں آپس میں ضدیں ہیں، جمع نہیں ہو سکتیں۔ آپس میں قبروں کو مسجدیں نہیں بنانا چاہیے اور مسجدوں کو قبریں نہیں بنانا چاہیے، اسی بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعن اللہ اليهود والنصارى اتخذوا قبورا بنيادهم مساجد۔

\* خدا یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔

فدا کی شان جن کے مذہب میں اس مسئلہ میں زیادہ احتیاط  
 ملتی وہی اب بے احتیاطی کرتے ہیں، خفیہ کے نزدیک بیت کا جنازہ  
 مسجد میں جائز نہیں، کیونکہ بیت کا مسجد میں داخل کرنا جائز نہیں  
 اب بیت کا داخل کرنا تو کجا بیت کو دفن کرنے لگ گئے ہیں۔ گویا ہمیشہ  
 کے لئے مسجد کو بیت کا گھر بنا دیا ہے۔ انا للہ

پھر اس بات کا خیال نہیں کرتے کہ اگر کسی دقت مسجد کو موانع کرنا پڑا تو قبر درمیان میں آئے گی اور نماز کی کتنی دقت ہوگی، نیز نصیحت میں ہے لا تصلو الیہا قبروں کی طرف نماز نہ پڑھو۔ جب قبر درمیان میں آئی تو لامحالہ کچلی صفوں کا منہ اس طرف ہوگا۔ تو اس حدیث کا خلاف لازم آیا۔ اس کے علاوہ قبر میت کا گھر ہے اور اس کے لئے وہ جگہ معین کر دی گئی ہے اور حدیث میں ہے لا یوطن احدکم فی المسجد کیا یوطن البعید یعنی الوطن (اد کا قال) یعنی مسجد میں تم سے کوئی ایک جگہ مقرر نہ کرے جیسے اونٹ اپنے وارے میں مقرر کر لیتا ہے۔ جہاں قبر بنی ہے، اگر اس کی وصیت یدت نے کی ہے تو اس نے اس حدیث کا خلاف کیا اور نہ دفن کرنے والوں کے ذمہ گناہ ہے، زندہ اگر مسجد میں جگہ مقرر کرے گا تو نماز کے لئے کریگا۔ جو مسجد بنانے کی اصل غرض ہے اور دفن کے لئے کوئی جگہ معین کر دینا تو گویا اس کو اس کی اصل غرض



علیحدہ کر دینا ہے اور پھر ہمیشہ کے لئے ایسا کرنا کتنا بڑا جرم ہوگا اس لئے فوراً اس قبر کو اکھاڑ دینا چاہیئے اور اس کی پڑیاں کسی دوسری جگہ دفن کر دینی چاہئیں۔ من مای منکھ منکھ فیلنیوہ (نقل مطابق اصل ابو محمد لاہوری)

بید ۸۔ (الحديث) یعنی بڑی بات کو فوراً بدنام چاہیئے۔ (عبد اللہ امرتسری مدبر تنظیم المحدث روایت) انبالہ مورخہ ۲۴ صفر ۱۳۹۷ مطابق ۲۷ مئی ۱۹۷۷ بروز جمعرات (نقل مطابق اصل ابو محمد لاہوری)

انفارہ سال کا ہو گیا ہے، اب وہ لڑکی جو پہلے نکاح میں آچکی تھی اس نکاح سے بالکل انکاری ہے اور بار بار کہتی ہے کہ مجھ کو وہ نکاح بالکل منظور نہیں اور نہ ہی وہ خاوند مجھ کو قبول ہے۔ میں نے کئی بار سنا ہے کہ وہ کہتا ہے، اپنے بیکے گھر بیٹھی رہے گی نہ شادی کرتا ہوں اور نہ طلاق دیتا ہوں۔ اس لئے میں بھی اختیار دالی ہوں، اب میں بالغ ہوں مجھ کو اختیار ہے اور میں اور جگہ اپنا نکاح کر سکتی ہوں۔ اس کشمکش میں اس کا باپ بھی لڑکی کے ہمراہ ہو گیا ہے۔ اور لڑکی نے اپنا نکاح اور جگہ کر لیا ہے اور کنبہ بھی ہمراہ ہو گیا ہے اور لڑکی کا میل یعنی رسم شادی ادا کر کے لڑکی کو سسرال روانہ کر دی ہے۔ آیا یہ نکاح ثانی لڑکی کا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

## جواب

اگر واقعی لڑکا نابالغ تھا، خواہ سات سالہ ہو یا کچھ زیادہ تو اس کا ایجاب قبول معتبر نہیں کیونکہ قرآن مجید میں ہے۔ (والتوا انشائی حتی اذا بلغوا النکاح یعنی یتیموں کو آرنے تو یہاں تک کہ نکاح کو پہنچ جائیں۔ یعنی بالغ ہو جائیں۔)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ نابالغ، ایجاب قبول، نکاح کی اہلیت نہیں رکھتا، ہاں دلی اس کی طرف سے اہلیت رکھتا ہے مگر صورت سوال میں دلی نے بھی ایجاب قبول نہیں کیا، پس صورت سوال میں بلا تردد نکاح ثانی صحیح ہے!

(عبد اللہ امرتسری از روایت ضیح انبالہ مورخہ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۹۷)

## نکاح پر نکاح اور اس کی سن

### الاستفطار

کیا فرماتے ہیں علماء دین، اس مسئلہ میں کہ: ایک شخص نے اپنی لڑکی کا نکاح زید سے کر دیا۔ اس کو آٹھ سال ہو گئے ہیں۔ آٹھ سال کے بعد مکلاہ دیا، ہندہ کو چندہ بوم کے بعد اس کا والد دشومر کی غمخیزی میں داپس اپنے گھر لے گیا۔ غصہ دو ماہ کے بعد دوسری جگہ شادی کر دی۔ ایسے شخص کے بارہ میں شرافت کا کیا فیصلہ ہے؟ برائے ہر بانی قرآن و حدیث سے فیصلہ دیں۔ اور جس شخص نے ہندہ کے ساتھ نکاح کیا ہے اس کے بارہ میں کیا اور عاقرین مجلس جو کہ نکاح کے وقت موجود تھے کیا فیصلہ ہے؟ فقط۔

## جواب

قرآن مجید میں ہے والجمعنا من النساء الاما ملک ایمانکو یعنی "نکاح والیاں تم پر حرام ہیں" اور یہ بات ظاہر ہے کہ جس عورت سے نکاح حرام ہو وہ نکاح سے حلال نہیں ہو سکتی، پس اگر شخص کا اس عورت کو بطور زوجہ گھر میں رکھنا زنا کاری ہے جس کی سزا کٹوا رہے کے لئے شواہد سے اور شادی شدہ کے لئے دھم ہے مگر چونکہ یہاں حکومت اسلامی نہیں اس لئے کسی اور طرح سے تنبیہ ہونی چاہیئے

عورت سے ہے بالاتفاق نصاب شہادت میں تعدد بشرط ہے اور صورت سوال میں تعدد نہیں اس لئے فاعل پر کوئی حد جاری نہیں ہو سکتی، ہاں شاہد کو کچھ تنبیہ ہونی چاہیئے کیونکہ جس فعل کی یہ شہادت دے رہا ہے وہ زنا کی قسم سے ہے اور زنا میں ایک یا دو یا تین شہادت دیں اور چوتھی شہادت ہتیا نہ ہو تو شاہدوں پر انہی آئیں ڈرے حد آتی ہے چنانچہ قرآن مجید میں امرات آئی ہے تو اس شاہد پر بھی کچھ نافر چاہیئے پوری آئیں حد اس لئے نہیں کہ یہ زنا غیر جنس سے حقیقت زنا نہیں! (عبد اللہ امرتسری از روایت ضیح انبالہ مورخہ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۹۷)

## لاہوری پارٹی کے مرزائیوں کا کیا حکم ہے؟

### جواب

مرزائیوں کے کفر میں کوئی شبہ نہیں کیونکہ ان کا پیشوا اکافر ہے، چنانچہ اس کے کفریات کئی دفعہ شائع ہو چکے ہیں، انبیاء کی توہین، نبوت کا دعویٰ، عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے انکار وغیرہ۔

پس ان سے کفر کا سا برتاؤ چاہیئے، اور جو ان کا تعلق نہ چھوڑے، اس کے ساتھ بھی قطع تعلق چاہیئے، کیونکہ قرآن میں ان سے دوستی رکھنا منع فرمایا ہے! (عبد اللہ امرتسری از روایت ضیح انبالہ مورخہ ۱۰ جون ۱۳۹۷)

### الاستفطار

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہم سے ایک آدمی جو کہ ہمارا بھتیجا ہے وہ لاہوری پارٹی کے مرزائیوں سے ہو گیا ہے اور مرزا صاحب کو مجدد مانتا ہے اور اپنی خواہ سے بے حصہ بھی ان کو دیتا ہے۔

کیا ایسے شخص سے ہمارے لئے برتاؤ یا تعلق وغیرہ رکھنا شرعاً جائز ہے؟ یا نہیں؟ ایسے شخص کے لئے شرع شریف کا کیا حکم ہے؟ بیذا تو جہوا (مسائل امام الدین ناگھی مولانا کش، ساکنان جوہی مورخہ ۱۰ جون ۱۳۹۷)

## کیا نکاح میں سیاسی لڑکے کا ایجاب قبول کی ہوگی صحیح ہے؟

### الاستفطار

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکی عمر چھٹیا دو سالہ کا نکاح باپ نے ایک لڑکے سے جس کی عمر سات سال کی ہوگی کر دیا۔ لڑکے کا باپ جس نکاح میں موجود تھا مگر اس نے ولایت نکاح کا ایجاب قبول نہیں کیا بلکہ

لڑکے نے خود اپنی زبانی قبول کیا، اب مجلس برخواست ہوگئی لڑکے والے اپنے گھر اپنی بستی میں چلے گئے اور لڑکی اپنے ماں باپ کے گھر پر بدستور اپنی بستی میں رہی اور شادی وغیرہ اور دین میں کچھ نہیں ہوا کچھ مدت کے بعد اس لڑکے کی شادی اور جگہ ہوئی دوسری ہوئی اب اس کے گھر یا رہتے اس پہلے نکاح کو برص



# نظارہ و بصائر

(از ابوسلیم نذیر احمد عارف صدیقی امرتسری)

قرآن مجید ہے جو رائج الوقت ہے، اس کے علاوہ نہ کوئی قرآن ہے اور نہ ہو سکتا ہے، جو اس موجودہ قرآن کو غلط کہتا ہے وہ دائرۃ اسلام سے خارج ہے بلکہ خواجہ حسن نظامی نے یہ دعویٰ بھی جلب اور پھیلنے دیا ہے

روٹی تو کھا کھائے کسی طور چوند

خواجہ صاحب کے اس "جدید قرآن" کی بھی وہی حقیقت ہے جو اس دانت، بال، یا رجات وغیرہ کی ہے، جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے منسوب کیا جاتا ہے چنانچہ لاہور کی شاہی مسجد اور دہلی وغیرہ شہروں میں انہی اشیاء کے ذریعے لاکھوں روپے مسلمانوں سے وصول کئے جا رہے ہیں۔ حالانکہ یہ چیزیں بالکل جعلی اور وضعی ہیں۔ ان کی کوئی اصلیت نہیں، یہی حال خواجہ صاحب کے اس جدید قرآن کا ہے۔ سادہ لوح مسلمانوں اور شیعوں کی جیبوں پر ڈاک ڈالتے اور ان کو اپنے دام تزدیر میں پھانسنے کا ایک آلہ ہے اور بس۔ مسلمان اس سے محتاط رہیں۔ اور علماء کرام متفقہ طور پر اس کے خلاف سدائے احتجاج بلند کریں گے اللہ تعالیٰ خواجہ حسن نظامی کو ہدایت دے کہ وہ اس فتنہ کو جو انہوں نے پیدا کیا ہے خود ہی نیست و نابود کریں۔

## امر تسریں دربار غوثیہ

گذشتہ اشاعت میں وعدہ کیا تھا کہ امر تسریں اپنی صحت کی طرف توجہ دلاؤ گی منڈی کے باہر قبرستان میں جو ایک مقبرہ بنایا گیا ہے جس کو دربار غوثیہ سے نامزد کیا ہے اور جس میں علی الاعلان شریک اور کفریہ حرکات و سکنات اور اقوال و افعال کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ اس کے متعلق آئندہ مفصل حالات بدیہ ناظرین کو ملنے چکے علماء احناف کو اس کے انسداد پر توجہ کر دینا چاہیے۔ مگر خرابی صحت کے باعث پورے حالات فراہم نہیں کر سکا۔ ہمیش اور بخار نے ہفتہ عشرہ تک چلنے پھرنے سے باز رکھا، اب بفضلہ کچھ آفاقہ ہے، ناظرین کرام دعا فرمائیں کہ رب العزت صحت عاجلہ و کاملہ عطا فرمادے آمین

سلسلہ تنبیہ :- یار ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو کفران کے متعلق جو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں سمجھ کر کہے تھے ان کو چڑھے کے ٹکڑوں پر کھانا پیچیدہ کتابت میں محفوظ کرنے کا خیال پیدا ہوا، انہیں اس سبب اللہ کی تکمیل کا سبب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے سرخدا ہوا اور ایسا لاچار ملک کے لئے ایک مستند و صحیح نسخہ مرتب کیا گیا، اس کے اہتمام و انتظام اور شہادت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ شریک تھے چنانچہ اسی وقت دربار خلافت کی طرف سے حکم نافذ کیا گیا کہ اس کے علاوہ جتنے نسخے قرآنی موجود ہیں

## خواجہ حسن نظامی کا جدید قرآن

"سنائی" دہلی کی کسی گزشتہ

اشاعت میں خواجہ حسن نظامی دہلی سجادہ نشین درگاہ نظام الدین اویار نے ایک خبر شائع کی ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ آپ نے ایک قرآن مجید دہلی میں اپنے ایک دوست کے کتب خانہ میں دیکھا ہے، جس کے متعلق آپ کا خیال ہے کہ وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تعلیم کا کھانا ہے اور آپ کی رائے یہ ہے کہ موجودہ قرآن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مرتب کیا ہے عہد صحیح اور اعلیٰ ہے۔ گویا موجودہ قرآن جو تیرہ سو سال سے چلا آرہا ہے اور جس کی تحت پر تمام سلف صالحین، علماء و متقیین و سچے خیرین کا اتفاق ہے، نو ذی اللہ خواجہ حسن نظامی کے نزدیک صحیح نہیں، تیرہ سو سال سے بیکراں آج تک تمام امت غلط قرآن ہی تلاوت کرتی رہی ہے کسی کو صحیح قرآن کی جستجو کی توفیق نہ ہوئی۔

آج یہ سعادت حسن نظامی کے حصہ میں آئی اور آپ نے صحیح قرآن نکال مارا۔ قادیان میں "سیح کا نزول" "مہدی" کا ظہور اور "نبوت" کا احیاء ہوا، دہلی میں خواجہ حسن نظامی نے جیسے بھٹائے نیا قرآن نکال لیا، چلو چھی ہوئی۔ خلیفہ قادیانی، مولوی محمد علی امیر مزرائیان لاہور کو چلیے کہ خواجہ صاحب کی کورنش بجا لائیں، انہوں نے وہ کام کیا جو مرزا صاحب تمام عمر نہ کر سکے، اہل تشیع بھی بدیہ شکر ادا کریں جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مرتبہ قرآن کو آج تک صحیح سمجھ کر پڑھ رہے تھے، اب خواجہ صاحب نے ان کے غلط فہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قرآن پیش کر دیا۔ آریوں اور عیسائیوں کو بھی چاہیے کہ خواجہ صاحب کی خوب پیچھے ٹھوکیں، جنہوں نے ان کے لئے ایک بات پیدا کر دی کہ وہ جب چاہیں مسلمانوں کو لاجواب کر دیں، حکومت وقت کو بھی چاہیے کہ خواجہ صاحب کو ایک خط رقم، یا عطیہ یا جاگیر بطور انعام مرحمت فرمائے کیونکہ انہوں نے موجودہ قرآن کو بھی انجیل و تورات کی طرح محض شدہ قرار دیکر مسلمانوں کے دلوں سے اس کی صحت و عظمت کے احساس کو نکالنے کی پوری کوشش کی ہے۔ البتہ فرقہ اہل قرآن یا چکراواری موجودہ قرآن کے حفاظ اور مفسرین علماء کے لئے سخت وقت کا سامنا ہو گیا ہے، جنہوں نے تمام عمریں اسی قرآن کے مطابق و معانی کی تفسیر و تشریح اور حفظ وغیرہ میں ضائع کی اور اس کے علاوہ اس خبر تیرہ سو سال سے بیکراں آج تک تمام تعلیمات قرآنی اور تفاسیر و دیگر کتب اسلامی کے ذخائر پر پانی پھیرنے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔ ہم خواجہ حسن نظامی کی اس قابل نفرت حرکت کی بڑی مذمت کرتے ہوئے اہل اسلام اور مہتممین اسلام کو بالفاظ غیر مبہم متنبہ کر دینا چاہتے ہیں کہ یہی

تاکہ آئندہ کوئی ایسی جرأت نہ کرے، خواہ تعزیر بھاری کی جلتے یا جرات نہ کیا جائے یا کوئی اور مناسب سزا دی جائے کیونکہ حدیث میں ہے کہ جب کسی قوم میں گناہ ہوتا ہو اور وہ روکنے پر قادر ہو پھر نہ روکے تو سب مجرم اور مستحق عذاب ہوں گے، پس نجات کو چاہیے کہ کوئی معقول منراختیار کرے جس سے پوری عبرت حاصل ہو جائے اور چونکہ لڑکی اور اس کا والد اور حاضرین مجلس بھی اس جرم میں شریک ہیں، اس لئے ان کی بھی کوئی ایسی ہی معقول سزا تجویز ہونی چاہیے۔ خواہ تعزیر ہو یا تادیب ہو یا برادری سے اخراج اور قطع تعلقی ہو۔

(عبداللہ امرتسری از روپڑ ضلع انبالہ مورخہ ۲۹ ربیع الاول ۱۳۹۷ھ مطابق ۱۰ جون ۱۹۷۷ء)

## کیا بیس لاکھ روپے بیکری میں بیگہ آکھ روپے کی زمین فی بیگہ چار روپے پر لینی درست ہے؟

مکرمی حافظ صاحب سلمہ اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: دجلہ ماہوا المار۔ بندہ کے گاؤں میں مسکندیل پر بحث و اختلاف شروع ہے۔ چند اشخاص جائز کہتے ہیں اور چند ناجائز، اس لئے آپ براہ کرم مدلل جواب دیں تاکہ اختلاف رفع ہو جائے اور ہمیں شکر کا موقع ملے۔

تیسری زمین ہے کہ جس پر چرم اس سوال کا جواب نکال لائے وہ چرم براہ کرم بطور نمونہ یا جس طریق پر آپ مناسب سمجھیں ذیل کے پتہ پر ارسال فرمادیں، شفقت و کرم ہو گا۔  
(السائل البیدلکذا یا لوی غفرلہ)

## سوال

زمین کی زمین ایک بیگہ ہے بکرنے اسے بیلا اسی لئے روپے پہلے اوکریے اور بیس سال کی میعاد مقرر کر لی کہ میں میعاد گزرنے کے بعد خود بخود چھوڑ دوں گا، کیا یہ شرط جائز ہے؟ نیز گاؤں میں نرخ (اگر معاملہ پر لی جائے) آکھ روپے فی بیگہ ہے لیکن بکر عایت لیتا ہے کیونکہ وہ قبل ہی تمام روپیہ اوکریا دینا ہے کیا یہ (بیس سال کی میعاد مقرر کرنی اور روپیہ پیشگی اوکریا اور زمین بکارتے آکھ روپے فی بیگہ کے چار روپے میں رعایت لینا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا تو جہودا  
(المرسل عبد اللہ بن عامر کنگا کراچیا لڈک فائنا خاص ضلع امرتسر)

## جواب

عدم جواز کی وجہ صرف سود کا شہ ہے مگر بہت بہت ایسی ہیے ممکن ہیں بیس سال تک ۴ روپے فی بیگہ بھی نہ دے بلکہ دو روپے یا تین روپے فی بیگہ ہو جائے اس لئے بیسے خیال میں جو از کو ترجیح ہے ہاں اگر میعاد مقرر ہوئی ہو تو زمین کی نرخ میں کمی بیشی کا خطرہ نہ ہوتا تو پھر سود کا شہ قوی تھا موجودہ صورت میں حرج مسلم نہیں ہوتا  
(عبداللہ امرتسری از روپڑ مورخہ ۲۹ ربیع الاول ۱۳۹۷ھ)

م سب تلف کئے جائیں چنانچہ اس فرمان واجب الامکان سے حضرت علی نے بھی اتفاق کیا۔ اور اس وقت سے بیکراں آج تک یہی قرآن چلا آرہا ہے جس میں سر مو فرق نہیں ہوا۔ بلکہ فرقہ شیعہ کے اقرار بھی اسی قرآن کو صحیح مانتے ہیں۔ خواجہ حسن نظامی کا سن گزشتہ دہلی و وضعی قرآن غلط اور بے بنیاد ہے۔ ۱۳ جولائی ۱۹۷۷ء



# اولاد کی صحیح تربیت سے مسلمانوں کی بے اعتنائی

## نیک اولاد ہی دنیا و عقبیٰ میں مان باپ کی عزت و ناموس کی محافظ ہو سکتی ہے

گزشتہ سے پیوستہ

(جناب شیخ پرویز سعید الحنان صاحب امرتسری)

ہونے لگتی۔ الغرض مسلمان مزدور اور غریب گھروں کی عورتوں کی اصلاح کی سخت ضرورت ہے تبلیغی اور اصلاحی اداروں کو اس طرف ضرور اور جلد توجہ دینی چاہئے۔ خصوصاً اس حالت میں جبکہ مسلم آبادی کا زیادہ حصہ بھی مزدور ہوں۔ کتنی زیادہ توجہ کے مستحق ہیں۔ اس فرض کے لئے سر و مبتغوں کی نسبت عورت مبتغوں کی اشد ضرورت ہے۔

ملازم

ملازم کے گھر کے حالات مزدور کے گھر سے بہت کچھ ملتے جلتے ہیں ملازم مرد، مزدور کی طرح دن کا زیادہ حصہ گھر سے باہر گزارتا ہے۔ مقررہ وقت پر باہر جاتا ہے اور مقررہ وقت پر گھر واپس آتا ہے۔ اس تمام وقت میں گھر کے سیاہ سفید کی مالک عورت ہی ہوتی ہے خواہ وہ ہر وقت گھر کی بیہودی، بچوں کی پرورش وغیرہ میں گزار دے یا اپنے محل کی عورتوں میں مجلس کھیل کر یا عینہوں اور واقف کاروں کے گھروں میں پھر پھر گزرتا ہے۔ یہ اس عورت کا اختیار ہے۔ ذہنی علم سے بے بہرہ اور ناقص تربیت یافتہ عورت سے یہ توقع ہی نہیں ہو سکتی کہ وہ آدمی کی غیر موجودگی میں ہر طرح سے درست رہے گی اگر اس ملازم مرد کے عزیز و اقربا گھر میں یا گھر کے قریب نہیں رہتے، تو پھر عورت کے لئے مکمل آزادی اور بے فکری سمجھئے۔ ان حالات میں عورت پر محکم کی آزاد عورتوں کا اثر بہت بڑا ہو جاتا ہے۔ یہ آزاد عورتیں نووارد عورت کے گھر کو مرد سے خالی پا کر بے دھڑک آنا جانا شروع کر دیتی ہیں۔ اور دنوں ہی میں ملازم کی بیوی اور اس کے گھر کا نقشہ بدل کر رکھ دیتی ہیں۔

صاف ظاہر ہے کہ اگر ملازم مرد اپنے گھر کو صحیح منہوں میں آباد رکھنا چاہتا ہے۔ تو اس کے لئے صحیح تربیت یافتہ نیک عادت اور اخلاق حسنہ کی مالک، دین اسلام سے واقف عورت ہی کام دے سکتی ہے۔ اور یہی عورت اولاد کے فرمان بردار، شریف اور دیندار ہونے کا باعث ہو سکتی ہے۔

تاجر

ان تاجروں کو بیویوں کے بارے میں نہایت غلط فہمی کی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ جو اپنے تبادلی سلسلے میں شہر شہر در درہ لگاتے ہیں۔ کئی کئی دن تک گھر سے باہر رہنے سے عورت کے حالات

سے دن گزار دیتا ہے۔ اور یہ اپنا زیادہ وقت کیسی صحبت میں گزارتا ہے۔ جتنی کہ وہ ہمسایگان تک سے واقف ہوتا ہے۔ کہ وہ کس اخلاق و اطوار کے مالک ہیں۔ میری بیوی کو شریف عورتوں کی صحبت میسر ہے یا کہ آوارہ اور بد اخلاق عورتوں کی۔ اس کی نظروں سے گھر کے تمام حالات تاریکی میں ہوتے ہیں۔ شریف اور نیک عورت ہی مزدور کی عزت کی پاسبان اولاد کی صحیح نگرانی ہو سکتی ہے۔

مزدور آبادی کے حالات کا بنیاد مقالہ سے بھی پتہ چلے گا کہ ان کی عورتوں اور بچوں کا اکثر حصہ آوارہ بد اخلاق اور بے دین ہوتا ہے۔ اگر کوئی عورت شریف خاندان سے تعلق رکھتی ہو۔ اس کے والدین نے بخوبی صحیح تربیت کی ہو۔ اسلامی امور سے واقف کا بنایا ہو۔ شرم و حیا اور علم کے زیور سے آراستہ کیا ہو۔ تو ممکن ہے کہ اس کی اولاد راہ راست پر ہو۔ علم سے بہرور ہو۔ در نہ ناممکن ہے۔ کیونکہ مزدور کی اولاد کی تربیت اور اسے تعلیم دلانا تمام تر اس کی عورت کا ہی حصہ ہے۔

اب خود ہی اندازہ لگائیے کہ مزدور کی کس قدر قابل رحم زندگی ہے۔ اس کی زندگی کے آثار چڑھاؤ میں کس قدر عورت کا حصہ ہے۔ اس کے لئے کتنی شریف دیندار اور قانع عورت کی ضرورت ہے۔ اپنے نیک مقاصد کو بغیر نیک عورت کے کیسے پور کرنے پر قادر ہو سکتا ہے۔

نیک بیوی اور نیک عورت کی تلاش پھر مزدور طبقہ سے۔ موجودہ وقت میں ناممکن اور قطعی ناممکن ہے۔ پھر گھر پر زندگی کو بہتر اولاد کو نیک اور شریف بنانے کی خاطر کہاں سے نیک عورت دیندار بیوی حاصل کرے۔ اس کے لئے کس قدر مشکلات کا سامنا ہے۔ اتنا ہی بے بسی اور بے کسی اسے کسی جگہ کا نہیں چھوڑتی چارہ ناچار اسے کچھ پرے رکھ کر ان گھروں پر ہی باندھ کر وہ مدد پکڑ سونے دیتا ہے۔ جو بیوی کے نااہل ہونے کی وجہ سے ظاہر میں آتا ہے۔ افسوس اگر مزدور کی عورت کی مجلسی زندگی ایسی ہی رہتی نیک ہمسایہ کی عورت سے واسطہ پڑتا۔ تو وہ اپنی اپنی حالت بہتر بنانے کی کوشش کرتی۔ اس کی اولاد اچھے بچوں میں اپنا وقت گزارتی۔ ایک دن وہ مزدور کی اولاد بھی انہوں میں شمار

تاریں کرام بخوبی آگاہ ہو گئے ہوں گے۔ کہ اولاد کے نافرمان و بے دین اور آوارہ ہونے کا باعث زیادہ تر عورتیں ہی ہیں۔ اولاد کی اصلاح اور صحیح تربیت اس وقت تک ناممکن ہے۔ جب تک میاں بیو کے تعلقات اور بیوی کے اخلاقی حالات درست نہ ہوں گے۔ انہی حالات سے متاثر ہو کر میں نے عورت کی حقیقت واضح کیے ہیں مضمون کو غور کرنے کی کوشش کی ہے۔ میری یہ دلی آرزو ہے۔ کہ آپ موجودہ زندگی کے پر آشوب حالات سے واقف و آگاہ ہو کر اپنے گھر کی اصلاح اور نگرانی میں پورے کامیاب ہو سکیں۔ اسی سلسلہ میں اب میں یہاں یہ بتاؤں گا۔ کہ موجودہ وقت میں مردوں کے کاروبار کا اثر عورتوں پر کیا کچھ پڑتا ہے۔ اور انہیں صحیح طور پر کیونکر رکھا جاسکتا ہے۔ معاشرتی لحاظ سے دنیا میں زیادہ تر تین ہی قسم کے آدمی پائے جاتے ہیں۔ مزدور، ملازم اور تاجر۔ سوا انہی کے حالات تحریر کرتا ہوں۔

مزدور

جن شہروں میں کارخانے بکثرت اور مختلف تجارتیں فروغ پزیر ہیں۔ وہاں آبادی کا ایک حصہ مزدور بھی ہوتے ہیں۔ ان کے معاشرتی حالات دوسروں کی نسبت بہت اتر سے ہو رہے ہیں۔ مزدور کی محنت اور مشقت میں گزارتا ہے۔ تب کہیں جا کر روتی تیسر ہوتی ہے۔ اسے تن بدن کی کوئی ہوش نہیں ہوتی۔ غور فرمائیے جب مزدور اپنی ذات کی خبر گیری نہیں کر سکتا۔ تو وہ گھر کے حالات کی نگرانی کیسے کر سکیگا۔ صبح سے شام تک روتی کی تلاش میں وقت گزر جاتا ہے۔ تھک کر چور ہو جاتا ہے۔ تو گھر آتا ہے۔ کھانا ابھی تمام کھا ہی نہیں چکنا۔ کہ اسے بہن کی نکان آٹا لینے پر مجبور کر دیتی ہے۔ ذرا لیٹنے پاتا ہی ہے کہ نیند غلبہ پالیتی ہے۔ اور اسے صبح سے پہلے ہوش آنے نہیں دیتی۔ مزدور کی زور مرو کی یہ حالت اسے گھر کے حالات سے بالکل ناواقف رکھتی ہے۔ وہ یہ جانتا ہی نہیں۔ کہ میری بیوی میری غیر موجودگی میں گھر پر میری بیوی کی حیثیت سے رہتی ہے یا آزادانہ زندگی بسر کرتی ہے۔ شرم و حیا کے بربک میں بلہوس رہتی ہے یا میرے گھر سے نکلے ہی شرم دہیا ایسی تمام چیزوں کو بالائے طاق رکھ دیتی ہے۔ وہ اس سے یکسر ناواقف ہوتا ہے۔ کہ اولاد کی پرورش کیسی ہو رہی ہے۔ رز کا کھول میں پڑھنے جاتا ہے یا آدمی گڑ



بدل جانے ممکن ہوتے ہیں۔ اگر سال میں کچھ دن کے لئے باہر جانا پڑ جائے۔ تو اس کا کوئی اندیشہ نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ چند دن مردکی عدم موجودگی بیوی کے دل میں ایک تڑپ اور محبت پیدا کرنے کا موجب ہو جایا کرتی ہے۔ مذکورہ بالا ہر دو اشخاص مرد و اور ملازم کی نسبت تاجر کو گھر میں زیادہ رہنے کا موقع ملتا ہے۔ وہ گھر کے حالات سے بخوبی واقف ہوتا ہے۔ اسے تحقیق حال کے لئے سہولتیں میسر ہوتی ہیں۔ اور یہ تاجر اپنی بیوی اور اولاد کی اصلاح میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اگر تاجر مرد غیر صحیح تربیت یافتہ عورت کو راہ راست پر لانے میں کامیاب نہ ہو۔ تاہم اسے زیادہ اہترجائے میں پہنچنے نہیں دے سکتا۔ کیونکہ اس (تاجر مرد) کا گھر سے باہر جانا اور گھر کا اوقات کی پابندی سے آزاد ہوتا ہے۔ یہی ایک ایسی چیز ہے کہ جس سے عورت کے دل میں کھٹکا لگا رہتا ہے۔ اور زیادہ دلیری کی مرکب نہیں ہوتی۔

امراء

امراء کی عورتیں (نیک) اور شریف عورتوں کو چھوڑ کر سب سے زیادہ آزاد خیال پائی گئی ہیں۔ مرد کی طرف سے انہیں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ روپیہ ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ ہر طرح سے فارغ البال اور محنت و مشقت کے کاموں سے آزاد ہوتی ہیں۔ تمام دن خوش فعلیوں میں بسر کرتی ہیں اور دلچسپ باتیں اور خیریں سننے میں گزارتا ہے۔ صبح ہوتے ہی ان کے ہاں مجلس شہر کی طرح طرح کی عورتوں کی آمد و رفت شروع ہو جاتی ہے۔ اور یہی عورتیں امیر بیوی کے دل بھلا دے کا ذریعہ ہوتی ہیں۔ مردوں کو گھر سے باہر تھکا کر لے جاتا ہے۔ صبح کا وقت ہوا خوری میں گزارتا ہے۔ ناشتہ تناول کرنے کے بعد اپنے کام پر بیٹھ جاتے ہیں۔ شاید ہی کوئی دن ایسا ہو جو کامیاب ہو کہ جس دن دھیر کا کھانا کھا کر کھاتے ہوں۔ اکثر کاروبار کی جگہ یا دفتر میں ہی کھانا کھا لیا جاتا ہے۔ اور کام سے فرسٹ ملتی ہے۔ (اس سے یہ سمجھ لیا جائے کہ یہ لوگ بہت زیادہ کام کرتے ہیں۔ ان کا توجہ انہیں اور اشغال آگھر تھکتی پارتی کا دعوت نامہ قبول کر کے ہوتے ہیں۔ لہذا اس میں شامل ہونے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ یا چند دوست آگئے ہیں۔ اور وہ اپنے ہمراہ تھکا پھوٹے گئے ہیں۔ اگر کسی انجن، سوسائٹی یا کمیٹی کے ممبر ہیں۔ تو پھر محنت کے مطابق اجلاس کی حاضری کے لئے وقت مخصوص کر دیا گیا ہے۔ اگر کسی مندرجہ بالا سرکاری عہدہ دار یا دنیوی کی آمد کی اطلاع پہنچی ہے۔ تو اس کے استقبال کے لئے کچھ وقت پہلے پہنچنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اگر کسی مرد ان میں سے کوئی شخص نہ ہو۔ تو پھر جو فری پاس شیشیر یا سینما یا سرکش وغیرہ کی طرف سے آئے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کی طرف توجہ منعطف ہو جاتی ہے۔

میاں صاحب ابھی ارادہ کرنے پاتے ہی ہیں۔ کہ بیوی صاحبہ کو فوراً علم ہو جاتا ہے۔ یہ ابھی ہم کے مطابق روا ہے ہوتا ہے۔ پاتے نہیں کہ گھر میں پہلے ہی اطلاع پہنچ جاتی ہے۔ یہاں تو نہ حال کی ایجنٹ ٹیلیفون اور ٹیلی ویژن کی طرح کی ایک چیز کام کر رہی ہوتی ہے۔

جو میاں کی ہر حرکت کا پورا نوٹ اور ہر کارروائی کا مکمل نقشہ بیوی کے سامنے پیش کر دیتی ہے۔ یہ چیز دھار بہت معمولی لیکن حقیقت میں نہایت اہم ہے۔ وہ کیا میاں صاحب کے نوکر اور نوکرانیاں سمجھ گئے آپ یہ ہے غلامی چیز جو چٹکی بجانے میں کام دیتی ہے۔ یہ تمام نوکر اور نوکرانیاں رکھے تو میاں صاحب نے ہوتے ہیں لیکن غلام بیوی کے ماتحت ہوتے ہیں۔ اگر بیگم صاحبہ کسی سے ناراض ہو گئیں۔ تو بس سمجھ لیجئے کہ اس کے لئے قیامت آگئی یا عبرت ناک سزا ملے گی۔ یا ہمیشہ کیلئے نوکری سے جواب صادر ہوگا۔ بھلا پھر ایسی حالت میں نوکر اور نوکرانیاں صرف بیگم صاحبہ کی اطاعت کو لازم نہ تصور کریں تو اور کیا کریں۔ یہ تمام بیگم صاحبہ کے راز دار ہوتے ہیں۔ اور ہر قسم کے پیغامات کی ترسیل اور غبرو کی فراہمی کا کام بموجب حکم بجالانے ہیں۔

چونکہ مردوں کے گھر آنے کا وقت عموماً رات کے دس اور گیارہ بجے کا ہوتا ہے۔ اور صبح ہوتے ہی گھر سے باہر نکل جاتے ہیں۔ لہذا وہ گھر کے حالات سے بالکل بے خبر ہوتے ہیں۔ اگر معلوم ہو بھی جائے تو وہ ان جھگڑوں میں پھنس کر اپنے دل کو آزاد چھوڑنا چاہتے ہی نہیں۔ ان کو کیا پڑی ہے کہ خواہ مخواہ گھر کے انتظامات کے جمہوریوں بیوی کی نگرانی کی کلفتوں اور اولاد کی تربیت کی مصیبتوں میں اپنے آپ کو پھنسا کر زندگی کو تنگ بنالیں۔ وہ تو سب زندگی کو شرب نشاط سے چھ لٹکا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں۔ ان کی زندگی کا ہر لمحہ زبان حال سے یہ پکارا ہے کہ

بائبرہ عیش کوشش کہ عالم دوبارہ نیست

آپ باہر دوست احباب کی مجلسوں اور طرح طرح کی رنگ ریزیوں (کلب گھر، محفل سرود، سینما، تھیٹر اور ٹی پارتی وغیرہ) میں وقت گزار کر تفریق کا سامان فراہم کرتے رہتے ہیں۔ اور ہر بیگم صاحبہ بھی۔ یاں صاحب کے نقش قدم پر چل کر اپنی زندگی کے ہر لمحے کو مذکورہ بالا اصول کے ماتحت گزارنے کی کوشش کرتی ہیں۔ کیونکہ یہاں مرد و عورت کے مراتب میں کوئی تخصیص نہ ہوتی ہے۔ دونوں یکساں حیثیت اور برابر کا درجہ رکھتے ہیں۔ یہی نظریہ مساوات کی کرشمہ سازیاں ہے

مرد بھی آزاد ہیں اور صنف نازک بھی رہا مغربی تہذیب نے دونوں کو یکساں کر دیا مرد کو کوئی حق نہیں کہ وہ بیوی کی کسی بات میں مداخلت کرے۔ اسی طرح مرد بیوی کی مداخلت سے آزاد ہوتا ہے۔ بیگم کے عزیزوں کی طرف سے بلاوا آجائے یا خود بیگم صاحبہ کے دل میں کسی عزیز وغیرہ کو ملنے کی تڑپ پیدا ہو جائے تو میاں صاحب منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ اور بیگم صاحبہ منزل مقصود پر پہنچ جاتی ہیں۔ کیا جال کہ وہ (میاں صاحب) اپنے دل کا خیال زبان سے نہیں تو اشارہ ہی سے ظاہر کر سکیں۔ اسی طرح اگر مرد سینما ناچ گھر، تھیٹر یا کسی اور رنگ میں محسوس سے فراغت پا کر رات کے دو بجے گھنٹی بجائے یا دروازہ پر دستک دیتے ہیں۔ تو اس وقت بیوی

یہ پوچھنے کا حق نہیں رکھتی کہ اتنی رات کہاں گزاری۔ زیادہ دیر لگنے میں کیا ہو ہو گئی۔ نہ صرف یہی بلکہ مذہب دنیا کے نمائندے اصول میں نہ تو مرد بیوی کی خواہش پر۔۔۔ کیلئے مجبور اور نہ ہی بیوی مرد کی خواہش پر۔۔۔ کیلئے جب تک طرفین کی رضامندی نہ ہو یہ فعل وقوع پذیر ہو ہی نہیں سکتا۔ الغرض مرد اپنی جگہ کل آزاد اور بیوی اپنی جگہ پوری مختار یہاں اللہ و محبت کی وارفتگی میں دونوں مرد و عورت نے اپنے حقوق ایک دوسرے پر قربان کر دیئے ہوتے ہیں۔ کیا ایسی قربانی کی دنیا میں کوئی نظر کر سکتی ہے؟

”وہ“ اپنی خود نہ چھوڑیں گے ہم اپنی وضع کنوں بدلیں سبک سر ہو کے کیا پوچھیں کہ صاحب سر گراں کیوں

ایک دلچسپ واقعہ

میرے ایک صاحب دوست درینہ دوستانہ تعلقات میں جو اعلیٰ اہل علم و فضلہ اور مقبول ملازمت کے سلسلہ میں منسلک ہیں۔ عرصہ ہوا کہ ان کی شادی ایک متمول گھرانہ میں ہو چکی ہوئی ہے۔ اور ان کی بچہ کے باپ بھی ہیں۔ ایک مرتبہ میں نے ملاقات کیلئے گیا۔ اور دھڑا دھڑکی باتیں ہو رہی تھیں۔ کہ اسی دوران میں ان کے اہل خیال کی خبریت کے متعلق میں نے دریافت کیا تو وہ کچھ عجیب طرح سے متاثر ہو کر یوں گویا ہوئے۔

میرے دوست! اس وقت میری زندگی کے ایام اس مقولہ خوشی دے کہ زندگی میں اس است کے مطابق گزر رہے ہیں۔ کچھ مدت ہوئی کہ پہلے مجھے مل باپ بہن بھائیوں، بیوی بچوں اور عزیز و اقارب کا فکروا من گریہ ہو جایا کرتا تھا۔ ان کی خبر خیریت معلوم کرنے کی تڑپ دل میں پیدا ہو جایا کرتی تھی اور بعض دفعہ ملاقات کیلئے بے تاب ہو جاتا اور ان کی ذرا سی تکلیف میرے اس راحت کو خدوش بنادیا کرتی لیکن اب یہ تمام خیالات و احساسات دل کی گہرائیوں سے ایک ایک کر کے باہر نکال پھینک دیئے گئے ہیں۔ ہم نے یہ تصور کر لیا ہے کہ دنیا میں یہ رشتے کے تعلقات تمام چھوٹے ہیں وقت پر کوئی کسی کا نہیں سب خود غرض اور بلی ہیں۔ یہ کونسی داناں اور فرست ہے کلن جھوٹے تعلقات کے جیسے اپنی مشین زندگی کو برباد کیا جائے اسن وراثت کو قربان کر دیا جائے۔ اب ہم اس بات کا بھی خیال تک نہیں نہیں لئے کہ بیوی کے کیسے حالات میں اس کا کہاں جانا آتا ہے۔ اپنے گھر سے یا عزیز و اقارب کے ہاں۔ یہ اس کی مرضی میں اس کا کیا واسطہ۔ بچوں کا فکر کیا کرنا ہے ہر گز اپنی عقل اور محنت کا پھل پائیں گے اسن آنا جانتے ہیں۔ کہ ان سب کو کھلنے پھٹنے اور رہنے کا سامان مہیا کرنا اور سہارہ ہونے پر ذرا کراہیکم بلا لانا ہمارا ذمہ ہے۔ علاوہ اس کے کچھ نہیں اس سے زیادہ نہ جانتے ہیں اور نہ ہی جانتا چاہتے ہیں۔

پیر دنیس صاحب (میری طرف مخاطب ہو کر) میں آپ کو کونوڑ گا کہ اگر زندگی کا دلف اٹھانا ہے تو یہ صرف اسی صورت میں حاصل ہوتا ہے کہ ان تفکرات کو دل سے نکال ڈالیے۔ اپنے آپ کو ہر ممکن طریق سے خوش رکھئے اس کیلئے جائز و ناجائز کا خیال نہ کریں نہ لایئے۔ شادی ہم نے ایک ناچ کچھ کر اور سوسائٹی کی نظروں میں قوت پیدا کرنے کی غرض سے کر لی ہوتی ہے لیکن اس کے بھیروں سے آزاد ہیں۔ ایک عورت رکھ لی ہوتی ہے۔ آپ بیوی کے فراق میں انتظار کی گھڑیاں گانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ ہونٹ کا کھانا طبیعت کے معاف نہیں جسب مطلب کھانا نہ ملنے سے بیوی کی

(تفصیل منظر صحنہ اکام نامہ میں لا حظ فرمائیے)



# کتنا غلط یہ عرف بھی مشہور ہو گیا

(از جناب مولانا ظفر علی خان صاحب آف زمبند امرا)

دینا اور غلاموں کو نیکہ کر دی کہ یہ شخص آئے تو فوراً حاضر خدمت کیا جائے۔

تیسری شب کو وہ پھر آیا اور سلطان اس کے ساتھ ہوا۔ اور رات دس بجی تھی۔ مظلوم کے گھر پہنچا تو کیا دیکھا ہے۔ کہ شمع بج رہی اور قندسور ہا ہے۔ حکم دیا کہ روشنی بڑھا دو۔ وہ برقی جھنڈہ مایکی میں چمکی اور بیوی اور اس کے یار کے سر ایک ہی وار میں تن سے جدا ہو گئے۔

اس کام سے فراغت ہونے پر جب شمع روشن کی گئی تو سلطان سجدہ میں گر گیا۔ اور صاحب خانہ سے پانی طلب کیا اور پانی کے واسطے چلا گیا تھا کہ اس نے گزارش کی کہ حضور نے چلے تو شمع گل کرادی پھر سجدہ کیا۔ اور پھر آئیں پانی پیا۔ اس میں کیا حکمت تھی؟ سلطان نے جواب دیا۔

”پہلی بات تو یہ تھی کہ اپنے ملک میں جو نظام میں نے قائم کر رکھا ہے۔ اس کی بنیاد پر مجھے یقین تھا کہ ساری سلطنت میں کسی شخص کو مارا نہ سہم کر سکتے ہیں۔ البتہ اگر ظلم کر سکتا ہے تو میرا بیٹا ہی ظلم کر سکتا ہے۔ میں اس بدکاری کا مرتکب اپنے بیٹے کو یقین کر کے چلا تھا کہ اسے سزا دوں۔ لیکن ضعیف بشریت سے اندیشہ تھا کہ مہاراجا انصاف پر الفت غائب آجائے۔ روشنی بڑھا دی کہ عدوت دیکھ کر شاید میں قصاص نہ لے سکوں۔ میں نے یہ جان کر تیار چلائی تھی کہ میں اپنے بیٹے کو قتل کر رہا ہوں۔ لیکن شمع کی روشنی میں جب معلوم ہوا کہ یہ کوئی اور شخص ہے۔ تو خوش ہو کر سجدہ شکر ادا کیا۔ کہ خدا نے میرے بیٹے کی جان بچائی۔ اور وہ بدکار نہ نکلا۔ پانی اس لئے پیا کہ میں روزہ سے تھا۔ تو جس دن یہ واقعہ بیان کیا ہے۔ میں نے خدا سے عہد کیا کہ جب تک انصاف نہ ہو۔ مجھے پرکھنا پانی حرام ہے۔ اس وقت سے اب تک میرا روزہ انظار نہ ہوا تھا۔ اب کہ انصاف نے اپنی کار و دالی ختم کر لی۔ میں نے بھی پانی مانگا۔ کہ روزہ انظار کروں۔“

## افسانہ سومنات

نہ سنتے تم جو غیروں کی زبانی

بہت دلچسپ تھی میری کہانی

سلطان محمود کی وحشیانہ غارتگری پر سندھ لاں کرنے میں سومنات نے خاص حصہ لیا ہے۔ سومنات ہندوؤں کا ایک نہایت مشہور تہذیبی تہذیب ہے۔ جو آج کل کی جذباتی تقسیم کی رو سے حوالی ریاست جونا گڑھ میں واقع ہے۔ مسلمانوں نے یہاں بھی حملہ کیا تھا اور کہا جاتا ہے کہ اس کے بت کرنا توڑا ہے۔

ہندوؤں کا بولنے سے درخواست کی تھی کہ حضور اگر اس سے

وہ بھی تمہارا کسی بھی نہ ہو صبح کو راز مہ و اختر کھلا  
نیکہ کو ایک جو نظر آئے تھے چمکے تھے میں وہو کا یہ بار بیکر کھلا  
فطری ہائے مضامین مت بوجھ۔ دنیا میں اتنی باتیں ہیں جنہیں شہنشاہ نے کچھ سے کچھ بنادیا ہے۔ ہر چند قرآن اکتے کرتے۔ چنڈ تیاں مع الفاروق مد کو نکلے۔ ایک واقعہ پیدا ہو گیا۔ روایت نے اس کی تربیت کی تاریخ نے تذکرہ کر دیا۔ اور فطرت ناقصہ نے اس کو ایک حقیقت مسلمہ ان لینہ لوگ نالوں کو رسا بانہ تھے ہیں

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے جن کی غفلت کی شمع جناب باری نے خواہ اپنے نورانی ہاتھوں سے آیت تلمیح کے فانوس غفاف میں روشن کیا ہے۔ ایک دفعہ حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ کے اخلاق کی نسبت سوال کیا گیا۔ جناب صدیقہ نے اس کا کیا ملنے جواب ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ان کے اخلاص دیکھنے میں۔ تو قرآن مجید کے اوراق کا مطالعہ کرو۔ اس ارشاد اقدس میں حضور اساتیرت کیلئے ان لوگوں کو۔ جو براہ استعجاب ہم سے پوچھا کرتے ہیں۔ کہ قرآن متوسط کے باجروت او مطلق العنان مسلمان تاجداروں کے عدل و انصاف کی محرک کو کسی پیرامور طاقت تھی۔ ہم یہ جواب دے سکتے ہیں۔ کہ فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی پیروی۔

## تصویر حقیقت

محمود غزنوی کو جس نے گیارہویں صدی کے دورِ اول میں سونما سے سمرقند تک اپنے جلال و ہیبت کا غلغلہ ڈال دیا تھا۔ ہمارے عہد کی تاریخ ایک وحشی غارتگر سے بڑھ کر نہیں جانتی۔ جس کی صولت نے وسط ایشیا کے کھساروں سے ایک سیل جزار کی طرح نکل کر ہندوستان کے تمدن پر پانی پیر دیا۔ اور آدھے ایشیا کو حوالہ خون آتش کر دیا۔ لیکن اس وحشی غارتگر کی اصلی تصویر یہی ہے اور اس تصویر کا ہی ایک رخ ہے۔

کس کے آغوش میں چاہے تجھے ننگ لکڑ

تیری تصویر سے ملتی نہیں ہوتی تیری

## مقام محمود

وہ قزاق وحشی جس کا نام سلطان محمود مشہور ہے۔ توحش کے عالم میں اس کا مقام کیا تھا۔ اور کیا تھا؟ گین کی وہ دولت اس کے جواب میں شاید حقیقت حال سے پر وہ براندازی کرے کہ جس کا مفاد یہ ہے کہ سلطان محمود کے خلوت خانہ شاہی میں ایک فریادی نے اگر زار زانی کی۔ کہ صفا کر منصورہ کا ایک افسر شہر میرے گھر آتا ہے۔ مجھے نکال باہر کر دیا ہے اور میری بیوی کو تعریف میں لاتا ہے۔ سلطان کہا۔ اچھا اب تھے تو مجھے خبر

متعرض نہ ہوں۔ تو لاکھوں روپے اس کے فدیہ میں پیش کئے جاسکتے ہیں۔ مگر سلطان نے اس کو گواہ مانا نہ کیا۔ اور صاف جواب دے دیا۔ کہ میں محمودیت شکن مشہور ہونا چاہتا ہوں۔ محمودیت فروش مشہور ہونا نہیں چاہتا۔ یہ کہہ کر گز چلا یا تو بت کے ”مکڑے“ بکڑے ہو گئے۔

اندسے یہ بت مجھ کو تھا۔ توڑنا تھا کہ اس کے شکم سے کئی من جواہرات نکلے۔ اور اس بت شکنی کے طفیل کروڑوں روپے کی دولت مل گئی۔

یہ افسانہ ہے جو ہندوؤں سے ہی حربہ چلا آتا ہے۔ اور عجائب پسندی نے اس میں طرح طرح کے رنگ بھر دیے ہیں۔ لیکن کیا صورت آتی ہے۔ اور کیا اس تصویر کو واقعہ کی اصلی تصویر مان لینا چاہیے؟

کہاں یوسف کہاں وہ روئے زیبا خدا کو ہے مجھے صورت دکھانی

## بت شکنی کی تحقیق

اس حقیقت سے انکار کرنے کی ضرورت نہیں کہ ہندوستان کے بعض مسلمان فاتحوں نے ہندوؤں کے مندے گرانے بت توڑنے۔ بت خانے ڈھانے۔ لیکن کیا یہ گیتیں ہندو مذہب کی تحقیر و تذلیل پر معنی تھیں۔ اگر یہی بات ہوتی تو ہندوؤں کے بت خانوں کے لئے جاگیریں کیوں دی جاتیں۔ اور اسلامی سلطنت کی نیاحی سے ان کے نام سے معامیاں کیوں کر مل سکتیں۔

واقعہ یہ ہے کہ مصالح ملکی کے متعقد خیالات ہی جہاں حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی تھیں لیکن جنگ جمل میں امیر المومنین علی بن ابی طالب نے جب دیکھا کہ عائشہ کے لئے مسلمان جانیں دے رہے ہیں۔ ایک گروہ قتل ہو جاتا ہے تو دوسرا گروہ اس کی جگہ لے لیتا ہے۔ ناچار امیر المومنین کو فیصلہ کرنا پڑا کہ اس ناقہ کی جھلنی چاہیے۔ ورنہ سارے مسلمان اسی کے زیرِ رکاب کام آئیں گے۔ تو امانت آخر افغانی کے پاؤں کاٹ دیئے تب یہ موکر ختم ہوا۔ اسی طرح عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ گدڑی جو حرم کعبہ میں محصور تھے۔ سپاہ شام نے جب کسی طرح فیصلہ نہ ہوتے دیکھا تو حرم کعبہ کو جریہ جریہ چھوڑ کر حضرت عبداللہ بن زبیر نے ہرایا تھا۔ بغیر یقین لگو او اس اور شک باری ہونے لگی۔ حتی کہ یہ لڑائی بھی سر ہو گئی۔

اب ہندوؤں خانوں کا حال سنئے۔ علامہ بلاذری نے فتح سندھ کے واقعات میں لکھا ہے۔ کہ مسلمانوں کی انتہائی کوشش بھی جب شہر کو فتح نہ کر سکی تو ہجرت سے معلوم ہوا کہ ناف شہر میں جو دیول و بت خانہ ہے جب تک اس کا خاتمہ نہیں ہوتا لڑائی کا خاتمہ بھی ممکن نہیں۔ ہندوؤں کا مقام کو الوہیت سمجھتے ہیں۔ اسکی تقدیس کرتے ہیں۔ اور یہی مرکز ریاست ہے۔ جب تک ایک ہندو وہی زندہ ہے۔ اس کی حفاظت کرتا رہے گا۔ اور کبھی قطع نہ ہوگا۔ مجبوراً بت خانہ پر حملہ کرنا پڑا۔ اور اس کے خاتمہ کے ساتھ لڑائی کا بھی خاتمہ ہو گیا۔

ہندو بت خانے ہمیشہ تحریک حریت قومی کے نشیمن بنے ہیں۔ آزادی کا جوش یہیں سے پیدا ہوا۔ بقائے قومیت یا افادہ حکومت کا محل قرار داد یہی تھا۔ اور یہیں اس قسم کی ہر ایک تہذیب کی پختہ پڑی تھی۔ مسلمانوں کو



اپنی جائے سلطنت استوار رکھنی تھی۔ اس لئے وہ مجبور تھے کہ ہندوؤں کا مذہبی احترام ملحوظ رکھتے ہوئے بھی اصل مادہ کشمی کے استیصال سے غافل نہ رہیں۔ بتوں کو توڑیں اور بت خانوں پر حملہ کریں۔ اسلامی مصالح ملکی نے بے شبہ ہندو بت خانوں پر حملے کئے لیکن ایسے حملے خود اسلامی مقامات متبرکہ پر بھی ہوئے اور ان حالتوں میں اسلام کے تقدس کا بھی پاس و نظا نہ ہو سکا۔

محمود نے بت شکنی کی تو وہ بھی ان ہی دہوہ پر مبنی تھی۔ یہ ملکی مصالح کا اقتضا تھا۔ ہندو مذہب سے نفرت و حقارت کا اقتضا تھا جس کی کوئی معقول و قابل تسلیم دلیل تاریخ میں موجود نہیں۔ اور اگر کوئی تواریخ سے اس باب میں کیا نزاع کرتی ہے۔ اس کی تحقیق کرنی ہے تو فلسفیانہ ہے۔ رازدور و پردہ زردن پست پرست کس حال نیست صوفی عالی مقام

## ابوریحان بیرونی

سلطان محمود کے ہند میں ابوریحان بیرونی علم ہیئت کا ایک بزرگ و روزگار علامہ گذرا ہے۔ سلطان محمود علم ہیئت کو بھی نجوم کی ایک شکل سمجھتا تھا۔ جس سے اس کو سخت نفرت تھی۔ اور نجومیوں کا تو وہ دشمن تھا۔ فرشتہ کی روایت ہے کہ دربار سلطانی میں ابوریحان حاضر تھا کہ سلطان نے اس سے خطاب کیا کہ بتاؤ اس وقت تمہارے حق میں میرا کیا ارادہ ہے؟ ابوریحان کی فرست ہانہ اس موقع پر کام آئی اس نے جواب ایک کاغذ پر لکھ کر گوشہ مسند کے تلے اس کو دبا دیا۔ محمود نے ابطال نجوم کا علی ثبوت پیش کرنے کے لئے حکم دیا کہ اس مکان میں ایک نیا دیوار تیار کی جائے جس کی راہ سے ابوریحان کو نکال کر نیچے گرا دیا جائے۔

انتقال امر میں کیا دیر تھی۔ قصر شاہی کے نیچے ایک مضبوط جال آویزاں تھا۔ ابوریحان جو گرا تو اسی جال میں پھنس کر معلق رہ گیا۔ اب اس کا جواب نکال کر دیکھا گیا۔ تو اس میں یہی باتیں درج تھیں۔ محمود کو اور بھی ناگوار لگتا کہ اسلام کو نجوم کو باطل کہتا ہے اور اس کے احکام ٹھیک آتے ہیں۔ یہ شخص عقوبت کا مستحق ہے۔

محمود سے بیرونی کی اندرونی نفرت کے اور بھی بواغث تھے۔ جن دنوں شمس المعالی امیر قابوس بن وشمگیر کے دربار میں بیرونی تھا۔ تو وہاں اس نے محمود کی جھوٹی تھی۔ قابوس کو محمود اپنے خیال میں بدعقیدہ بلکہ ملحد سمجھتا تھا۔ جب اس کے ملک پر چڑھائی کی۔ تو اسیران جنگ میں جو لوگ غزنی لائے گئے۔ ان میں بیرونی بھی تھا۔ محمود جانتا تھا یہ میرا ہوا خواہ نہیں ہے۔ مگر لحاظ اس کے علم و فضل کے اس کی عزت کرتا تھا۔ خلانت بخدادنے محمود کو۔

کا خطاب دیا تھا۔ مگر بیرونی اس کو صرف امیر محمود لکھتا ہے۔ اور اپنی کتاب الہند و ماہم من تھاہل مقبولہ و متر لہ تیں جابجا محمود کے ظلم و ستم کا رونا روتا ہے۔ کہ اس جفا پیشہ نے ہندوستان پر حملے کیے ہندو کا قدیم تمدن برباد کر ڈالا۔

بیرونی ایک مشہور مورخ بھی تھا۔ لیکن ظاہر ہے کہ محمود سے

ذاتی عناد رکھتے ہوئے بیرونی کی تاریخ نگاری محمود کی طرف دار نہیں ہو سکتی۔ بیرونی محمود محمودی کا مورخ ہے۔ ہندوستان کے متعلق اس نے جو افہات لکھے ہیں۔ اپنی آنکھوں سے دیکھ کر لکھے ہیں۔ اور انتہا درجہ تحقیق کر کے لکھے ہیں۔ سلطان محمود کے متعلق اس کی رائے کا ایک مختصر نمونہ حسب ذیل ہے۔

اس نے ہندوستان کی دولت و خوش حالی بالکل تباہ کر ڈالی۔ اس کا عہد حکومت ان حیرت انگیز جنگی کارناموں سے بھرپور ہے۔ جنہوں نے ہندوؤں کو ذلت و خاک کی طرح تمام ملکات و اطراف ہند میں منتشر کر دیا۔ اور ہندو تمدن لوگوں کی زبان پر محض بطور ایک افسانہ کے رہ گیا۔

بخلاف اس کے اپنی دوسری کتاب الآثار الباقیہ عن قرون الحالیہ میں شمس المعالی امیر قابوس بن وشمگیر کی بڑی تعریف کی ہے جس کی ہستی سلطان محمود کے مقابل ایک پریشہ سے زائد نہ تھی۔

## کتاب الہند کی شہادت

ابوریحان بیرونی کی کتاب الہند میں واقعہ سومنات کا بھی تذکرہ ہے۔ اس کتاب کے گیارہویں باب کا موضوع ہندوستان کے بڑے بڑے بتوں کا بیان اور سرآغاز بت پرستی کی داستان ہے۔ وہ اس باب میں لکھتا ہے۔

شہر تھانسر کی ہندو بہت تقدس کرتے تھے۔ تھانسر کے بت کا نام چکر سوامی ہے۔ یعنی چکر والا۔ چکر ایک ہتھیار کو کہتے ہیں جس کی توضیح ہم ایک باب سابق میں کی ہے۔ یہ بت پتل کا ہے۔ اور قد و قامت میں انسان کے برابر ہے۔ اس وقت یہ بت سومنات دیوتا کے ساتھ غزنی کے میدان اسپ ودانی (ساق) میں پڑا ہوا ہے۔ سومنات ہما دیوتا کے عضو تناسل کی مثال ہے۔ جسے تنگ کہتے ہیں۔ سومنات کا تذکرہ ہم آگے چل کر کریں گے۔

آگے چل کر تذکرہ کرنے کا جو وعدہ کیا ہے۔ وہ باب ۸ میں وفا ہوا ہے۔ جہاں مدوجز کی حقیقت بیان کی ہے۔ اور بت پران سے اس باب میں مبسوط اقتباسات درج کئے ہیں۔ جس میں ہندو علم الاوثان کے رو سے جو رہائے کار وایتی فلسفہ مذکور ہے اور اسی فلسفہ کے ساتھ سومنات کے بت کا قریبی تعلق تھا۔

## ہندو فلسفہ مدوجز

کتاب الہند کے باب ۸ میں ابوریحان بیرونی نے حسب ذیل تشریح کی ہے۔

”از روئے عقیدہ و شنود ہم چاند کا نام ساسا لکھا ہے کیونکہ اس کے جسم کا کرہ آبی ہے۔ اور جس طرح

سے آئینہ میں صورت نظر آتی ہے اسی طرح جسم قمر سے شکل ارض منعکس ہوتی ہے۔ زمین پر مختلف شکلوں کے پہاڑ اور درخت موجود ہیں جن کا عکس چاند پر پڑ کر خرگوش کی شکل میں نمایاں ہوتا ہے۔ چاند کو ”نرگ بنیانا“ بھی کہتے ہیں۔ یعنی ہرن کی شکل اس لئے کہ بعض اشخاص چاند کے چہرہ کے سیاہ حصہ کو ہرن کی شکل سے تشبیہ دیتے ہیں۔“

”ہندو کہتے ہیں کہ منازل قمر پانچ تھی کی بیٹیاں ہیں جن کے ساتھ چاند بیابا ہوا ہے۔ پانچ تھی کی ایک بیٹی کا نام روہنی تھا۔ چاند کو اس کے ساتھ بے انتہا محبت تھی۔ اور اپنی دوسری بیویوں سے کم محبت رکھتا تھا۔ روہنی کی بہنوں نے ازراہ حسد اپنے خاوند چاند کی شکایت اپنے باپ پراج تھی سے کی۔ پہلے تو پراج تھی نے چاہا کہ ان میں صلح ہو جائے اور اسی لئے چاند کو بہت سمجھایا مگر کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ جس پر اس نے چاند کو بڑھا (سرپ) دی۔ اس کا یہ اثر ہوا کہ چاند کو جذام ہو گیا۔

چاند بہت ہی کھپتیا اور اپنے کئے پریشان ہو کر اپنے خسرو پراج تھی کے پاس آیا۔ لیکن خسرو نے کہا کہ میری بات پتھر کی نکیر ہے۔ اب میرا کھل نہیں سکتا۔ تاہم چونکہ تمہاری خاطر منظور ہے۔ اس لئے ہر بیٹے میں سے پندرہ دن کے لئے میں تمہاری شرم کی پردہ پوشی کیا کروں گا۔

چاند نے کہا کہ یہ آپ کی غیبت ہے۔ مگر یہ تو فریاد ہے کہ جو گناہ (پاپ) میں کرچکا ہوں وہ کس طرح کئے گا اور گناہ کا دھبہ میرے چہرے سے کس طرح مٹے گا؟ پراج تھی نے جواب دیا۔ کہ تمہارے گناہ معصیت کی صرف ایک شکل ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ تمہارا دیو کے لنگ کی صورت بنا کر اس کی پوجا کیا کرو۔

چاند نے ایسا ہی کیا۔ لنگ کی جو صورت اس نے بنائی وہ سومنات کا بت تھا۔“

## سومنات کی تحقیق

ابوریحان نے یہ فلسفہ بیان کر کے پھر سومنات کی تحقیق کی جانب توجہ کی ہے جس کا بت ہما دیو کی کے لنگ کا شہم کل تھا۔ لکھا ہے۔

”سوم یا سوما کے معنی چاند ہیں۔ ناتھ آقا کو کہتے ہیں لہذا اس لفظ (سومناٹھ) کے معنی ہیں۔ چاند کا آقا۔ اس آقا کو امیر محمود نے کہ خدا اس پر رحم کرے۔ لنگہ بھری میں توڑ ڈالا۔ اس نے حکم دیا کہ اس کا بالائی حصہ تو ضائع کر دیا جائے اور جو بچے وہ حصہ اس کے خلاف اور نہ پانچ پرادوں اور جوہرات۔ اور گاڑ ہے ہوتے بلوسات کے غزنی پہنچا دیا جائے



اس سورتی کا کچھ حصہ تو غزنی کے میدان اسب دوانی میں رکھ دیا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ایک برنجی بت چکر سوا بھی موجود ہے۔ جو تھانہ سر سے لایا گیا تھا۔ سونمات کے بت کا کچھ حصہ مسجد جامع غزنی کے دروازے کے سامنے رکھا ہوا ہے۔

## مفاد کلام

یہ سب کچھ لکھ کر بورجیان نے تنگ کی مہارت بیان کی ہے۔ اور پھر اس ہندویشی کا قصہ نقل کیا ہے۔ جس کی بد دعا سے یہ وجود مہادیو جی کے جسم مبارک سے منقطع ہو کر ہندو دنیا کی پرستش کا ذریعہ بنا تھا۔ اس کے بعد درہا میرا کا قول نقل کر کے بتایا ہے۔ کہ تنگ کی سورتی بنانے کے مذہبی قواعد کیا ہیں۔ اس کی شکل کیا ہونی چاہئے۔ اور اس کا ناپ کس قدر ہونا چاہئے۔ چونکہ اہل ہند کے لئے عموماً درہا میرا برادران ہنوز کے لئے خصوصاً یہ باتیں پیش پا افتادہ ہیں۔ اس لئے ہم اس بحث میں نہیں پڑتے۔ البتہ البوریجان کے تمام بیانات کا ماحصل لکھ دیتے ہیں۔

(۱) سونمات کا بت مہادیو جی کے تنگ کی شکل کا تھا۔

(۲) یہ بت بڑا بت نہ تھا۔

(۳) اس کا جسم ٹھوس تھا۔ بخوف نہ تھا۔

(۴) سلطان محمود نے اس بت کو ٹوٹا۔ مگر اس کے اندر سے کچھ نہ نکلا۔ اس لئے کہ یہ کھوکھلے جسم کا بت نہ تھا جس میں جواہرات کی سمائی ہوتی۔ اور یہ بھی ناممکن ہے کہ اس میں کئی من خزانہ رہا ہو کیونکہ یہ ایک چھوٹا سا بت تھا۔

(۵) سلطان محمود صرف اس بت کے ٹکڑے اٹھوائے گیا تھا۔ اور بت کا جو بالائی سامان آ رہا تھا۔ وہ بھی اس کے ساتھ لیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ دوسرے زر و جواہر لے جانے کا واقعہ غلط ہے اور محض غلط ہے۔ یہ ہے البوریجان البیرونی کی شہادت جو محمد محمودی کا مورخ ہے۔ اور جو روایت لکھتا ہے۔ اپنی خاص روایت کی بنا پر لکھتا ہے۔

## انسائیکلو پیڈیا کی شہادت

ان سب کے بعد انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کی شہادت ملاحظہ ہو کہ دانیان فرنگ اس باب میں کیا رائے رکھتے ہیں۔ اور اس واقع کو کیونکر نقل کرتے ہیں۔ مولفین انسائیکلو پیڈیا نے حسب معمول اس پر بحث کی ہے۔ جو پڑھنے کے قابل ہے۔

انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا طبع ۱۵ جلد ۲۸ میں اس افسانہ کے متعلق حسب ذیل خیالات ظاہر کئے گئے ہیں۔

"۲۵" میں محمود نے اپنی مشہور ہم اختیار کی۔ اس ہم کا مقصد یہ تھا کہ سونمات کے مندر کو جو جزیرہ نامے گجرات کے ساحل پر واقع تھا۔ مسخر کیا جائے۔ ایک کھن سفر کی دشوار گزار منزلیں ملتان و راجپوتانہ کی راہ سے طے کرتا ہوا۔ وہ سونمات پہنچا۔ گجرات کے ہندوؤں نے شدید مزاحمت کی۔ لیکن محمود کے مقابلہ میں ان کی تمام کوششیں رائیگان گئیں اس بڑے مندر کے صحن میں بہت جلد مسلمانوں کا قدم پہنچ گیا۔"

## بقیہ مضمون ص ۱۱

یاد آجایا کرتی تھی۔ لیکن اب اس کی غیر موجودگی میں کچھ حسب مطلب مل جاتا ہے جس نے بیوی سے باطن بے نیاز کر دیا ہے۔ شاید اکبر الہ آبادی مرحوم نے ایسے ہی آزاد مردوں کے لئے یہ شعر کہہا ہے کہ

کئی عمر بڑھ لوں میں مرے ہسپتال جا کر

مولنا صاحب امیر کہنا بھیجے۔ آپ بھی اسی طریق زندگی کو اختیار کریں پھر دیکھیں کہ روح کیسے تازہ و شگفتہ ہوتی ہے۔ پھر آپ کو زندگی کی قدر و قیمت کا اندازہ ہو گا۔ یہ ایک ایسا گوہر ہے۔ جو کسی بھی قیمت سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ ان کے اس مشورہ سے اظہار سبزی لکھتے ہوئے میں نے انہیں نصیحت کرنے کی کوشش کی تو وہ جواب میں کیا فرماتے ہیں۔

میرے دوست! یہ وہ شراب حیات ہے۔ جو آپ نے پی لی ہے نہیں۔ آپ کیا جانیں کہ یہ اپنے اندر کتنی حالات اور کتنی شیرینی رکھتی ہے۔

ہائے افسوس تو نے پی لی ہے نہیں

سن لیا آپ نے یہ ہے دستور اعلیٰ زمانہ حاضر کے تہذیب انسانوں کا۔ خدا تعالیٰ ایسی تہذیب سے جو ایک مہلک اور تباہ کن بیماری سے کسی طرح کم نہیں۔ مسلمانوں کو بچائے۔ آمین حضرت علامہ سر محمد اقبال ایسے تہذیب انہوں کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں

تمہاری تہذیب اپنے فخر سے آپ ہی خود کشی کرے گی

جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہو گا

بانی بانی

## پنجاب ایکسپریس کو حادثہ الیمہ

پٹنہ ۱۷ جولائی ۱۔ آج صبح ۴ بجے پٹنہ سے ۵۵ میل کے فاصلہ پر پٹنہ ریلوے اسٹیشن کے قریب پنجاب موٹر ایکسپریس کو حادثہ پیش آگیا۔ انجن اور مین فیلے کنارے کے بنائے ہوئے گر گئے۔

پٹنہ ریلوے اسٹیشن پر آنکھوں نے قیامت خیز اور رقت انزا منظر کا نظارہ کیا، ہر طرف خون انسانی سے گلہ بڑی ہو رہی تھی، بچوں، بوڑھوں، جوانوں، عورتوں اور بچوں کی نعشیں خون میں لت پت اپنی بیگسی اور جہاں نصیبی کا شریک پڑے رہی تھیں، اس دردناک منظر کے دیکھنے کے بعد ہمارے زلزلہ کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔ ایک سو دس ہلاک اور دوسو انسان مجروح پڑے ہوئے تھے، ابلی مجروحین و ہلاک شدگان کا مجمع اندازہ لگانا مشکل تھا، ریل کے ٹوٹے ہوئے ڈبے خون میں ات پت پڑے تھے، یہ ایک غم ترین حادثہ ہے جس کی یاد مدتوں دلوں سے محو نہ ہوگی، ہلاک شدگان میں دو بچے، چھ عورتیں اور ایک معصوم بچے کی نعش ہے، ایک عورت کی نعش اس طرح پڑی پالی گئی کہ وہ اپنے معصوم بچے کو رد ہاتھوں سے اپنی چھاتی سے لگائے ہوئے تھی، اس کے علاوہ اور بہت سے درونگ مناظر دیکھنے میں آئے۔

حادثہ کے فوراً بعد حکام ریلوے موقع پر پہنچ گئے، بچوں کے روتے اور عورتوں کے سر پٹنے کی صدا اُس نے فضا میں گونج چیدا کر دی تھی، قریبی گاؤں کی عورتیں موقع پر پہنچیں اور رونے لگیں۔ مجروحین کو ہسپتال پہنچا دیا گیا، امدادی جماعتیں ریلیف کیلئے موقع پر پہنچ گئیں، ایک ڈبے کے چبھے سے ایک بین سانہ لڑکا نکلا جو بالکل زندہ ہے، لیکن سخت دھشت زدہ ہے، ایک عورت جو اپنے بچے کو چھاتی سے لگائے ہوئے تھی بالکل زخمی، انجن ڈرائیور بھی بال بال بچ گیا، ہلاک شدگان میں پچاس فی صدی مسلمان ہیں۔ دینا پور کے ہسپتال میں ساتھ مجروحین داخل کئے گئے ہیں۔ ہلاک شدگان کو نمند و عزم اور مذہب اسلام کی روتے نذر آتش اور سپرد خاک کیا گیا ہے تحقیقات کی جا رہی ہے، لیکن ابھی تک حادثہ کی وجہ معلوم نہیں ہوئی۔

شکل اختیار کرے۔ یہ ایک مانی ہوئی بات تھی۔ کہ محمود ہندوؤں کے مندر کو کی گرائی مایہ ترین متل بردست اضرع بہ جبر دانا نہ تھا۔ کوئی چیز اس کی بت شکنی کے عزم کو متزلزل نہ کر سکتی تھی سونمات کے بت کا تو وہ تنگ ایک جواہر نگار تاج اور دولت مند بجا ریوں کے بیش بہا تحفوں سے لدا ہوا تھا۔ اس لئے روایت نے وہ شکل اختیار کی جو عام طور پر مشہور ہے۔

ان شہادتوں سے آپ کو اختیار کے جو تیر چاہئے کال لیجے لیکن اندازاً ادبیت اور عقلی اس فریٹل کو نہ بھول جائے۔ جو دیر سے سو برس پہلے سے مشہور ملی آتی ہے۔ سو۔ اگو کچھ میں کہ ہے اس سے مصداق کتنا غلط ہے۔ یہی مشہور ہو گیا۔ (۴-۵)

مندرجہ ذیل سب سے بڑا بت توڑ دیا گیا۔ اور اس کے ٹکڑے غزنی بھیج دیئے گئے۔ عام طور پر اس بت کے متعلق یہ داستان مشہور ہے کہ اس کا ہر ٹکڑہ کھلا تھا۔ اور محمود کے تیرنے اس میں شگاف کر دیا۔ جس میں سے بیش قیمت جواہرات اور سونے کے بہت بڑے انبار برآمد ہوئے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ شہادت کے اس مندر کا بت اصل میں ترشے ہوئے پتھر کا ایک لمبی ٹکڑا تھا جس کی نوعیت سے سب لوگ آشنا ہیں۔ یہ ایک قد قریبی بات تھی کہ جو روایت اس بت کے متعلق زبان زد خاص و عام ہے۔ وہ یہی



# دنیا کے اسلام و ممالک خارجہ



## اخبار الہند

شملہ ۱۰ جولائی ۱۔ وزیرستان کی جنگ میں انوائج برطانیہ کے ایک سوترسٹ افسر اور سپاہی ہلاک اور چار سو چالیس زخمی ہوئے۔ ہلاک شدگان اور مجروحین پٹھانوں کی تعداد میں سو ہیں اور چھ سو ساٹھ ہے۔ اس جنگ میں جو آٹھ ماہ سے برابر جاری ہے۔ حکومت کا ایک لاکھ روپیہ روزانہ خرچ ہوتا ہے۔ وزیر صاحب ۱۱ جولائی تک حکومت برطانیہ کے خلاف پٹھانوں کی فوجیں اکٹریں ہیں۔ کیمبل پور ۱۳ جولائی ۱۔ موضع شمش آباد سے ایک مسلم لڑکی کی پرستار شرمی کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ صوبہ سرحد کا ایک حکیم لڑکی کے والد کا علاج کر رہا تھا۔ لڑکی کے اغوا کا شبہ اسی حکیم پر کیا جا رہا ہے۔ نیروائے ملزم کی تلاش کے لئے کوشش شروع کر دی ہے۔

نمان۔ مسٹر ایس۔ این۔ واسدیو جمرٹ لمان نے علاقہ جہانپہ کے مشہور ڈاکو سہی وزیر المروت بکھٹلا المشہور جنگی کا بادشاہ کو ایک سال قید کا حکم سنایا ہے۔ مشہور ڈاکو کے خلاف یہ الزام تھا کہ وہ جنگ میں چھپ کر راکٹروں کو لوٹ لیا کرتا تھا۔ لوگ اس کے خوف سے کاشتقے۔ ملزم کے خلاف یہ بھی الزام تھا کہ وہ عورتوں کو پکڑ کر انہیں رقص عریاں کے لئے مجبور کیا کرتا تھا۔

لاہور۔ ۸ جولائی ۲۔ دہرم پورہ سے اطلاع ملی ہے کہ ایک شخص ٹھن لال کی بیوی نے اپنے لڑکے کی بیوی کو محلہ کی ایک عورت کے ہمراہ اٹھنے بیٹھنے سے منع کیا۔ چونکہ اس کا خیال تھا کہ وہ عورت بدچلن ہے۔ مگر اس نے دونوں کو اکٹھے بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اس نے اپنی بیوی کو برا بھلا کہا۔ اس پر دوسری عورت نے پٹا نثر شروع کر دیا اور اس کے دودانت ٹوڑ دیئے۔

شیخوپورہ ۱۲ جولائی ۱۔ مقامی ڈسٹرکٹ بورڈ نے فیصلہ کیا ہے۔ لڑکوں اور لڑکیوں کو ایک جاہل علم حاصل کرنے کا موقع بھی پیش کیا جائے۔ اس قسم کا پہلا مدرسہ موضع درمنگل میں کھول دیا جائے گا۔ دیہانیوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اس غرض کے لئے مناسب عمارت بہم پہنچا دیں گے۔ لکھنؤ ۱۲ جولائی ۱۔ موضع یارمند تحصیل موہن لال گنج ضلع لکھنؤ ایک معمر زمیندار کو بلرام پور کے ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب وہ اپنے کھیت کی حفاظت کر رہا تھا۔ تو اس پر چند غیر معروف شخصوں نے حملہ کر دیا اور اس کی ٹانگ کاٹ لی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اسے کل ایک گھنٹہ پر قبضہ کا حکم ملا تھا۔

امرت سر۔ ۲۱ جولائی ۲۔ امرتسر میں آج صبح سے خوب بارش ہوئی۔ شہر کے نیزیں بھر پانی سے بھر گئے۔ موسم بہت خوش گوار ہو گیا ہے۔

تنظیم المہدیث کی توسیع شہادت المہدیث کا فرض ہے۔

استنبول کی ایک اطلاع منظر ہے کہ سابق شاہ ایدورڈ فوک آف وندسٹر مستقبل میں اپنی محبوبہ کے ساتھ ترکی آفریقہ لے جائیں گے۔ اس شمار میں آپ غازی مصطفیٰ کمال پاشا کے مہمان ہوں گے اور وہاں انہیں کے ساتھ کئی مسائل فرما دیں گے۔

دوسرے ممالک میں شاہین حکومت کے خلاف بغاوتیں جاری ہیں۔ ممالک عربوں نے حکومت کی حکمت عملی کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا۔ روسی حکام کی طرف سے اس اجتماع پر گولیاں چلائی گئیں جن سے کئی شخص زخمی ہوئے۔ یونیس کے عرب آزادی کیلئے کوشش کر رہے ہیں۔ الہرام۔ جنوری مراکش کے مسلمان قحط سالی کی وجہ سے موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ بلجیو اس امر کے کہ حکومت فرانس نے ایک کروڑ فرانک اور عام بلک نے چار لاکھ فرانک معصیت زدگان کو امداد کے لئے دئے ہیں تو بھی ان کے مصائب میں کمی نہیں ہوئی۔ بھارت کی وچ سے وہاں افراتفری بھڑک اٹھی۔ حکومت حالات پر قابو پانے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان بھائیوں پر رحم فرمائے۔ اور ان کے مصائب دور کرے۔

فلسطین کا ایک یہودی اخباری مظار ہے کہ یحییٰ اعظم فلسطین کے سرکاری سید جان جین نے شاہی کمیشن کی سفارشات پر نظائر خیالات فرمائے ہوئے گہرا کہ فلسطین کی تقسیم ہو کر ہے گی لیکن ان کی جماعت صرف اس طرح پس منظر کو تسلیم کرے گی۔ تیار ہے کہ عربوں کے حقدار الحاق شرق اردن سے نہ کیا جائے۔ بلکہ اسے مکمل طور پر آزاد قرار دیا جائے۔ تاکہ عرب اپنی مرضی کے مطابق اپنے بادشاہ کا انتخاب کر سکیں۔

لندن ۱۲ جولائی ۱۔ شمالی چین میں جینیوں اور جاپانیوں کے درمیان جنگ نے آج تک صورت اختیار کر لی ہے۔ پی ٹنگ میں چار گھنٹہ تک خونریز جنگ جاری ہے۔

لندن ۱۲ جولائی ۱۔ پی ٹنگ کے شمال ویشا کو مشرق وسطیٰ میں اپنے گھروں میں بند ہیں۔ جاپانیوں کی ایک اطلاع منظر ہے کہ جینی فوجوں نے پیپ ہوشان جاپان کی فوج پر گولیاں چلائیں۔ ہفتہ کے دن حالات نازک صورت اختیار کر گئے۔ جبکہ فوجیوں نے جاپانیوں پر گولیاں کی قہرہ حکومت سطر کے لئے پانی پیدا کرنے کا انتظام کر رہی ہے۔ اس لئے حکومت مصر کی حکومت حجاز کو بین ہزار پونڈ عطا کرے گی۔

لندن ۱۱ جولائی ۱۔ امیر سعود اپنی موت میں سوار ہو کر برادری شام سے انگلش کی طرف جا رہے تھے کہ راستہ میں انکی موٹر کو ایک خونخوار حادثہ پیش آیا۔ مگر امیر سعود اور انکے ساتھی بال بال بچ گئے۔ برلن۔ حال میں جماعت اسلامیہ برلن نے شیعہ تبلیغی قلم کار کیا ہے۔ جس کی مسامی جیل سے مسٹر مولکن ڈامرہ اسلام میں داخل ہوئیں ہیں۔ مسٹر مولکن پہلے قادیانی مذہب اختیار کئے تھے۔ انھیں جماعت اسلامیہ برلن قابل مبارکباد ہے۔

طهران۔ ۱۰ جولائی ۱۔ ایران۔ افغانستان عراق اور ترکی کے وزیر ارجہ نے معاہدہ اخوت پر دستخط کر دے ہیں۔



Handwritten notes and stamps at the bottom left corner, including a date stamp '17/7/47' and some illegible text.